

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

انسٹھوال اجلاس (دوسری نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 20 اکتوبر 2022ء بروز جمعرات بہ طبق 23 ربیع الاول 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	03
2	سیلاب اور امن و امان پر بحث۔	04

## ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر ----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کا کڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 20 راکتوبر 2022ء بروز جمعرات ببطابق 23 ربيع الاول 1444 ہجری، بوقت شام 04:00 بجے زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعده تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

إِنَّ الَّذِينَ امْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ لَهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ هذِلَكَ الْفُورُ  
الْكَبِيرُ ه إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ط ه إِنَّهُ هُوَ يُبَدِّي وَيُعِيدُ ه ح وَهُوَ الْغَفُورُ  
الْوَدُودُ ه لَا ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ه فَعَالَ لِمَا يُرِيدُ ه ه

﴿پارہ نمبر ۳۰ سورۃ البروج آیات نمبر ۱۱ تا ۱۲﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ یقین لائے اور کیس انہوں نے بھلایاں ان کے لئے باغ ہیں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں یہ ہے بڑی مراد ملنی۔ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔ بیشک وہی کرتا ہے پہلی مرتبہ اور دوسری۔ اور وہی ہے بخششے والا محبت کرنیوالا۔ مالک عرش کا بڑی شان والا۔ کرڈا لئے والا جو چاہے۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا أَلْبَلَاغُ۔

مکمل ☆☆

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جزاک اللہ۔ لِمَنِ اللَّهُ أَرْحَمَنَ الرَّحِيمَ۔ میرے خیال میں سوالات کے بعد۔ جی ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں پچھلے اجلاس میں امن و امان پر بھی بات ہوئی تھی اور ساتھ ہی سیلا ب پر بھی۔ بلوچستان میں جو آفت آئی اور بلوچستان میں جو نقصانات ہوئے۔ اور یہی کہا گیا کہ اس وقت اتنی بڑی آفت اور سیلا ب کے بعد آج بلوچستان کے بہت سارے اضلاع، اب جو سیلا ب کا پانی وہاں کھڑا ہے اور لوگ بے یار و مددگار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور وزیرِ اعظم نے بلوچستان کے تین، چار دورے بھی کیے۔ لیکن پتے نہیں صوبے کو کیا مالکیا نہیں ملا اس کا یہی واقعی پھر اس کے ساتھ ہی پچھلی اور گیس کے مسائل تھے امن و امان پر بھی لوگوں نے بولا کہ سیلا ب کے بعد امن و امان کی حالت بھی بڑی تیزی سے خراب ہو رہی ہے۔ اور گزشتہ دنوں میں بھی آج کل روؤوس پر بھی ڈیکیتیاں ہو رہی ہیں اور بسوں کو لوٹا جا رہے ہے۔ کل کی رپورٹ ہے اخبارات میں آپ دیکھیں کہ کرخ روڈ پر ٹرکوں کو لوٹا گیا اس سے دو، تین دن پہلے مختلف علاقوں میں اسی قسم کی روڈ واردات ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی جناب اسپیکر صاحب! آج جو آپ نے رولنگ دی تھی اتنا ہم ایجنڈا تھا جس میں چیف سیکرٹری بلوچستان سینئر ایم بی آر کوڈی جی۔ پی ڈی ایم اے اور ان کو آپ نے بلا یا تھا لیکن پہلے 12 بجے کا نام تھا پھر اس کے بعد۔ اس کے ساتھ ہی کیسکو چیف کو بھی آپ نے بلا یا تھا اور گیس کا بھی مسئلہ تھا آپ نے گیس کے متعلق۔ آج بھی جناب اسپیکر صاحب! پورے ہمارے علاقوں میں گیس نہیں سردیاں شروع بھی ہوئی ہیں لوگ ابھی سے کہتے ہیں کہ گیس نہیں ہے جب ہم نے اس سلسلے میں جی ایم گیس سے بھی دریافت کی انہوں نے کہا کہ اس سال ہمارے پاس بالکل گیس ہے ہی نہیں۔ بھلی کا مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف ہمیں سننے میں آ رہا ہے کہ 8 یا 10 ارب روپے شاید seed اور کھاد کے لیے زمینداروں کو دیجے جا رہے ہیں اور اس کے باقاعدہ مینڈر بھی ہو چکے ہیں لیکن دوسری طرف اس وقت پورے بلوچستان کی بھلی two-phase کر دی گئی ہے۔ اب گندم کا سیزن ہے لوگ اسی سیزن میں اکتوبر سے گندم کی بوائی شروع کر دیتے ہیں اور off end سمبر تک بلوچستان بھر میں اتنے بڑے سیلا ب کے بعد بہت سارے علاقے متاثر ہیں جہاں گندم کی بوائی ہو نہیں سکتی۔ جو رہ رہے ہیں جہاں پر گندم کی بوائی کرنی ہے آپ نے جب اتنے seed اور کھاد زمینداروں کو اگر 10 ارب روپے کا آپ نے دینے ہیں تو پانی کے بغیر وہ اس کو کس طرح اگائے گا جناب اسپیکر صاحب! آپ نے رولنگ دے دی آج تو کیسکو چیف کو آنا تھا لیکن اگر اس کے لیے next date ہو گی کم از کم جو بھلی کی بندش ہے تو کیسکو چیف سے کہا جا سکتا ہے کہ بھلی تو کم از کم کھول دیں۔ منگر، فلات، مستونگ، پشین اور کوئٹہ کے مضافات میں۔ لوگ یہاں زمینداری کرتے ہیں ان کی بھلی two-phase کر دی گئی ہے خاران کے بہت سارے علاقوں سے ہمیں فون آیا نوشکی کے بہت سارے علاقے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ انتہائی اہمیت کا حامل ایک اجلاس تھا اور ہونا تو یہ جا بیسے تھا کہ اجلاس کے دوران جس وقت ہماری اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو

کم از کم cabinet کا اجلاس اس دن نہیں ہونا چاہیے دوسرے دن ہونا چاہیے کل اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے کل cabinet کا اجلاس ہونا چاہیے لیکن پتہ نہیں وزراء ادھر نظر آ رہے ہیں cabinet کا اجلاس بھی ہونا تھا آج 12 بجے پھر سنا تھا 2 بجے ابھی واپس ہمارے دوست نظر آ رہے ہیں ان کو پتہ ہے۔ لیکن یہ ہے کہ کم از کم اجلاس کے دن جس دن اجلاس ہو رہا ہواں دن جب یہ سارے ممبران نہیں ہوں گے، ہمارے سوالات بھی رہ جائیں گے اور اس دن اسمبلی کا اجلاس بھی میرے خیال میں بہت کم حاضری کے ساتھ ہو گا۔ اگر آج ایوان میں ان حکومتی اراکین پانچ چھوٹے کوئاں دیا جائے تو چار، پانچ بندوں سے آپ کو اجلاس چلانا پڑتا تھا تو کم از کم اس چیز کا خیال رکھا جائے۔ تو میں کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! ایک تو یہ ہے کہ آپ رولنگ نہ دیں اگر آپ رولنگ دیتے ہیں تو کم از کم اس رولنگ پر عملدرآمد بھی ہو آپ کی دوسروی رولنگ اس دن آپ نے ایک رولنگ دے دی۔ کہ جو فریقہ را پس بیٹھے ہوئے تھے ان کے لیے آپ نے ایک کمیٹی بنائی میرا نام بھی آپ نے by name کہا کہ آپ بھی جائیں، ساتھی اپوزیشن ارکان کو دوسرے اور دو حکومتی اراکین میں نے تمام وزراء سے کہا کہ ان سے بات کرنی ہے میرے خیال میں کوئی نہیں آیا یہ لوگ ادھر بیٹھے رہے، میں دو دفعہ یہاں گیا تھا تو یہ بعد میں جب تیسرا دفعہ گیا تو یہ یہاں نہیں تھے جب ہم باہر گئے ان کے پاس انہوں نے کہا کہ کھیڑان صاحب یہاں آئے ہیں شاید اس نے کوئی بات کی ہے بجائے اس کا کہ وہ ہمارے مطالبات میں یا مسئلے میں ان کو حل کریں۔ اور وہ تو کچھ اور کہہ کر ان کو اور ناراض کر کے وہ چلیں گے پھر ہم ان کے پاس گئے ہم نے کوشش کی کہ ان کو یہاں سے اٹھائیں۔ ان کا یہی ڈیمانڈ تھا کہ جو ان کے لوگ جیلوں میں بند ہیں وہاں تقریباً 25-30 فریقہ را پس جیل میں بند ہیں۔ تو اس دن اگر کام کرنے پر ہو تو جناب اسپیکر صاحب! وہ اسی رات کو بھی چوتھے جاتے تھے لیکن آج پانچ دن گزرنے کے باوجود اس مسئلے کو اتنا طول دیا جا رہا ہے کہ وہ لوگ ابھی دوبارہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اسمبلی کے سامنے آئیں گے۔ اور ساتھ ہی ان کی گیس بھی withdraw کے لیے بھی process کے لیکن process کو اتنا slow رکھا گیا ہے جان بوجھ کر کہ یہ لوگ جیل میں رہے اور اسی طرح اس اسمبلی کے سامنے تماشا ہوتا رہے یہ سلسلہ ہے۔ یہ ایک فائل جو چیف سیکرٹری سے کرنی ہے اس کو میرے خیال میں ایک چھوٹی سی initial کے بعد وزیر اعلیٰ کی ٹیبل پر ہو گی اور آج وہ بندے رہا ہو جائیں گے لیکن پانچ دن سے یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جان بوجھ کر ایسا کیا جاتا ہے کہ اس اسمبلی کے سامنے جمع رہے لوگ آئیں۔ لوگ ابھی سمجھ گئے یا تو گولیاں کھانی ہیں لاٹھی چارن ج برداشت کرنا ہے جیلوں میں جانا ہے اس کے بعد آپ کا مسئلہ ہو گا۔ ویسے یہ ہیں کہ یہاں کوئی سننے والا نہیں ہو گا۔ اور یہی ایک تجربہ کا میاب رہا ہے۔ 361 ملازم میں تھے انہوں نے بھی اس قسم کے بہت سارے مظاہرے کیے اسمبلی کے سامنے آئے گھیراؤ کیا، زمینداروں کے مسئلے پر بھی۔ جناب اسپیکر صاحب! اس دن زمینداروں سے وزیر اعلیٰ نے خود رات کو ملاقات کی اور اس نے یقین دہانی کرائی کہ اگر وفاق ان کے بھلی

کے بل ادا نہیں کریا تو صوبے نے حامی بھر لی کہ میں ان کو ادا کروں گا اڑھائی ارب روپے ہیں زیادہ پسے نہیں ہیں لیکن آج زمینداروں نے بھی بل دینا بند کیا کیونکہ ان کے ساتھ اتنی رقم نہیں ہے ان کے سارے جتنے بھی ان کی جمع پوچھی تھی جتنی بھی ان کی زمینداری تھی وہ بارش اور پانی کی نذر ہو گئے ان کے پاس کچھ رہا ہی نہیں اور وہ بل دینے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں۔ لیکن دوسری طرف سے جناب اسٹیکر صاحب! زمینداروں کا بل کے بارے میں ان کی جو بھلی ہے اسکو two-phase کیا جا رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ آپ کی روونگ اس طرح ہونی چاہیے پھر اس روونگ کے بعد آپ کی روونگ پہلے تھی کہ فلاں تارخ کو پھر آپ نے کہا آئی جی یہاں ہو گا آپ کے چیف سیکرٹری یہاں ہو گے۔ آپ کے پی ڈی ایم اے کا ڈی جی یہاں ہو گا۔ اور سینٹر ایم بی آر یہاں ہوں گے لیکن آج یہ پروگرام بھی cancel ہوا وہ پروگرام بھی cabinet کی میٹنگ اجلاس کے دوران یا ایسی چیزیں ہیں اور میں کہتا ہوں جناب اسٹیکر صاحب! دو تین چیزیں جو ضروری ہیں ابھی گیس نہیں ہے اس کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی اس وقت بنائی اسے میں۔ اس نے اعلان تو کیا کہ تمام پارٹیوں سے ایک دو بندے لے کر ہم اسلام آباد جائیں۔ لیکن یہاں ہم کہتے ہیں کہ ہماری فرار دادوں کی حیثیت نہیں ہے جب ہم فرار داد پاس کرتے ہیں ہماری کمیٹیوں کی بھی حیثیت نہیں ہے جناب اسٹیکر صاحب! جو کمیٹیاں آپ بناتے ہیں وہ کمیٹی جس طرح پچھلے اجلاس میں اسد بلوچ نے بھی کہا کہ ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے تو کم از کم وزیر اعلیٰ کو اس کمیٹی کو لے کر وفاق کے پاس جانا چاہیے کہ بلوچستان کو اس کا حصہ دینا چاہیے جتنا بھی اس کا فائدہ ہے اس حد تک کم از کم یہ کمیٹی اپنا کام کرے۔ آج ہمارے پورے بلوچستان کی بھلی بندہ زمینداروں سے یہی فیصلہ وزیر اعلیٰ نے کیا ہے کہ آپ کی بھلی کا بل اگر وفاق نہیں دیتا ہے تو یہ صوبہ ہم آپ کو دیدیں گے یہ اڑھائی ارب روپے۔ لیکن ادھر سے کیسکو بھلی بندہ کر کیا اس کو روکا نہیں جا رہا ہے کہ وہ بھلی بندہ کرے جوان کے دو، اڑھائی ارب روپے بنتے ہیں وہ دیے جا رہے ہیں۔ بہر حال میں کہتا ہوں کہ جناب اسٹیکر صاحب! کم از کم ان چیزوں کو سنجیدگی سے لینا چاہیے آج اگر اس طرح نہیں ہوتا تو کل زمیندار بھی اس ہال کے سامنے ہوں گے آپ بھلے پھر ان کو seeds اور کھاد دیں ایں ان کو دوسری چیزیں دیدیں وہ خشک زمین پر پھر اس کو پھینک دیں گے وہ اگے کا نہیں۔ ادھر سے بھی پسے ضائع ادھر سے بھی پسے ضائع۔ تو پہلے ان کی بھلی بحال کریں تاکہ وہ کچھ آگا نہیں ان کو کچھ ملے تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جناب اسٹیکر صاحب! آج آخری دفعہ آپ کو کل اجلاس نہیں ہے کل آپ چیف سیکرٹری، آئی جی، ڈی جی۔ پی ڈی ایم اے، سینٹر ایم بی آر اور اس کے ساتھ جو متعلقہ سیکرٹریز ہیں ان کو بلا ٹیں۔ ہمارے حکومتی اراکین بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایک بریفنگ دیدیں کہ سیالاب کے حوالے سے بلوچستان کو کیا ملا ہے کتنی رقم ہے کتنا خرچ ہوا ہے کتنا نہیں ہوا ہے۔ کم از کم بلوچستان کی اپنی ضروریات کتنی ہیں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** ٹھیک ہے ملک نصیر احمد شاہو ایسی صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہو ایسی:** جناب اپیکر صاحب! بھلی کی بجائی تو فوری ہونی چاہیے۔ بہت مہربانی۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکریہ ملک نصیر احمد شاہو ایسی صاحب آپ نے بہت اچھی باتیں کہیں۔  
جی میر یوسف عزیز زہری صاحب

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اپیکر صاحب!

**جناب قائم مقام اپیکر:** زیرے صاحب! میر یوسف عزیز زہری کے بعد پھر آپ۔

**میر یوسف عزیز زہری:** جناب اپیکر! سب سے پہلے میں تو اپنے وزراء کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ اسمبلی میں آئے ہیں ان کی مہربانی، آج ایک اہم موضوع پر آپ نے رو لگ دی تھی اور اس پر جیسے ملک صاحب نے کہا کہ فلڈ پر بھی بات ہونی تھی کیسا کو اور law and order پر بھی بات ہونی تھی لیکن یہ ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کو میرے خیال میں ٹائم نہیں ملا۔ اور اس نے فون کیا کہ میں نہیں آ سکتا ہوں اس نے اہمیت تو نہیں دی اس فورم کو، انہوں نے آنے کی زحمت نہیں کی۔ جناب اپیکر! اگر فلڈ پر بات کر لیں تو وزیرِ اعلیٰ صاحب ہمیں بتائیں کہ آیا انہوں نے اب تک زمینداروں کیلئے کیا کیا ہے؟ جو ابھی ہماری فصلیں ہیں ان پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سب سدی دے رہے ہیں۔ وزراء کو خاموش کر دیں سر! ہم بات کر رہے ہیں یا ان کو پھر باہر روانہ کر دیں اپنی باتیں کر لیں یا آڑو کر لیں یا نہیں تو پھر ہم۔ اگر وہ بات سننے کیلئے نہیں آئے ہیں آپس میں بات کر رہے ہیں پھر تو باہر جا کے وہ لوگ بات کر لیں جتنی باتیں کر سکتے ہیں۔ یا تو سن لیں اگر مجلس کرنی ہیں تو باہر جا کر مجلس کر کے پھر آ جائیں پھر ہماری باتیں سُن لیں۔ اگر اتنی اہمیت نہیں ہے چیف سیکرٹری بھی اہمیت نہیں دیتا وزراء بھی اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔ ہمیں یہ بتایا جائے وزیرِ اعلیٰ صاحب! کجی زمینداروں کیلئے فلڈ کے بعد انہوں نے کیا کیا ہے؟ ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں ہم سے پوچھتے ہیں۔ ہمیں تو یہاں سے لوٹی پاپ دے کے روانہ کر دیتے ہیں کہ جی ہم زمینداروں کو سب سدی دے رہے ہیں ان کی فصلوں کا ازالہ کر رہے ہیں ان کے نقصانات کا ازالہ کر رہے ہیں۔ لیکن آج تک ہم جاتے ہیں وہاں ابھی فصل تیار ہے ابھی فصلوں کی بوائی کا ٹائم شروع ہو گیا، نہ کسی کو بچ ملا ہے نہ کسی کو کھاد ملا ہے نہ کسی کو ٹرکیٹر ملا ہے۔ تو یہ چیزیں ہمیں بتایا جائے کہ آیا ان کو ملنا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ملنا ہے وہ بیچارے ویسے پہلے بھی بوجھ تلے دلبے ہوئے ہیں اب بھی وہ کہیں سے جا کے ادھار کر کے اپنے زمینداری چلانیں گے۔

اس آسرے پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں تو اس آسرے پر میرے خیال میں نہیں بیٹھنا چاہئے ان کو۔ تو میں مختصر ادو تین چیزیں ہیں کیونکہ کافی ٹائم کے بعد موقع ملا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ شہید سکندر یونیورسٹی کے بارے میں ہم نے منشی صاحب سے بھی بات کی تھی۔ اور یہ ایم صاحب سے بھی بات کی تھی کہ شہید سکندر یونیورسٹی جو خضدار کا اہم مسئلہ ہے اور وہ تیار ہے۔

آپ مہربانی کر کے cabinet سے پاس کر کے اس کو شروع کیا جائے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہوں۔ لیکن آج جو سنے میں آیا کہ cabinet کا اجلاس ہے اُس میں میرے خیال میں انہوں نے اس کو بالکل رکھا ہی نہیں ہے اور اہمیت بھی نہیں دی ہے۔ کیونکہ جو ضروری چیزیں ہوتی ہیں وہ ان کیلئے اہمیت نہیں رکھتے جو غیر ضروری ہوتی ہیں تو ان کیلئے دن کو ہوں رات کو ہوں، وہ بھی cabinet رکھ سکتی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** صحیح ہے یونس زہری صاحب آپ کا پوائنٹ آگیا ہے اس پر وزیر زراعت صاحب بتاویں گے کہ بلوچستان کے زمینداروں کیلئے۔

**میر یونس عزیز زہری:** میں اپنے سارے بتاویں پھر اُس کے---  
**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی۔

**میر یونس عزیز زہری:** دو تین چیزیں ہیں میں ایک ساتھ ختم کر دوں۔  
**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی

**میر یونس عزیز زہری:** دوسری بات یہ ہے۔  
**جناب قائم مقام اسپیکر:** دومنٹ زیرے صاحب۔ جی یونس زہری صاحب۔

**میر یونس عزیز زہری:** دوسری بات یہ ہے کہ خضدار میں ٹراما سینٹر بناؤ ہے جو ہم نے پی پی ایل سے جوشیت خضدار کے بننے ہیں تو ان پیسوں سے ایک ٹراما سینٹر ہم نے تیار کر لیا ہے وہ دو سال سے تیار ہے اور یہاں جام صاحب کے دور میں ہم نے اس کی پوشیں بھی منظور کروائی تھیں وہ پوشیں آج تک ہیلائھڈی پارٹمنٹ میں پڑی ہوئی ہیں وہ ان پر کوئی انثرو یونہیں کر رہا ہے۔ جناب اسپیکر! کہ وہ پلک سروس کمپنی کو یہ لیٹر روانہ کر دیں کہ جی ان پر آپ انعرو یو کر لیں ان پر لوگوں کو سلیکٹ کر دیں اور یہ ٹراما سینٹر کو شروع کر دیں۔ تو اتنی غیر ذمہ داریاں میں ایک دفعہ نہیں دفعہ اسکے میں دفتر جا چکا ہوں۔ بالکل کوئی serious ایسی چیزوں کو نہیں لیتا ہے، جن میں کسی کا interest نہیں ہے وہ چیزوں کو باکل نہیں لیتے ہیں۔ ٹراما سینٹر تیار ہے۔ بد خدا سرا! بھی ایک ایکسٹینٹ ہوا تھا کوئی مہینہ ہو رہا ہے جس میں نو serious arrange کر لیں ہم نے کس طرح وہاں پر treatment ان کو دی وہ ہمیں پتا ہے ہمارے پاس دو بیڈ وہاں پر پڑے ہوئے ہیں ایک جنسی میں۔ دو بیڈ پر بہ خدا کس طرح ہم لوگوں نے ان کو treat کیا ہے اور بھلی تک بھی وہاں Hospital میں نہیں تھی ہم نے باہر سے کوئی جزیٹر لا کے اس کو چلا یا ہے ہم کہتے ہیں کہ اس ٹراما سینٹر کو آپ کے پیسوں سے نہیں ہم خود جان دے کے کہیں سے پیسے arrange کر لیں پی پی ایل سے لے لیں، تیار کر لیا ہے، مشینزی بھی اُسکی

پڑی ہوئی ہے، نوکریاں بھی اس کی منظور ہو چکی ہیں لیکن اتنا بھی ڈیپارٹمنٹ اپنے آپ پر ذمہ داری نہیں لے رہا ہے کہ ان کو سلیکٹ کر کے اس کو چلایا جائے اتنا تو بھی ظلم نہیں کریں اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ چلاتا ہے کوئی منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں، کم از کم ان چیزوں کا تو سوچیں۔ ہمارے ساتھ ظلم کیوں ہو رہا ہے اس طرح طرح چیزوں کا کوئی وزیر بنتا ہے اللہ آپ لوگوں کو وزیر بنائے میں کہتا ہوں وزیر اعلیٰ بنائے سب کو لیکن یہ ہے کہ تھوڑی سی responsibility اپنی لے لیں۔ وزیر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف جھنڈا لگا کے ایک گاڑی میں گھومیں پھریں اور پروٹوکول اُن کے پیچھے ہو اس کو وزیر نہیں کہتے۔ وزیر اُس کو کہتے ہیں کہ وہ اپنا کام پورا کر لیں اس لیے ان کو وزیر بنایا جاتا ہے۔ آج تک مجھے بتائیں وزراء صاحبِ حکومت بیٹھے ہوئے ہیں۔ فلڈ کے دوران ایک وزیر نے کسی ضلع کا دورہ کیا ہے، کسی ضلع میں گئے ہیں؟ کسی ضلع میں گئے نہیں کسی سے پوچھا نہیں ان کو خود بھی پتہ نہیں ہے کہ صحبت پورے نکتے ہیں تو جعفر آباد میں کیا ہوا ہے۔ جعفر آباد کے بعد خضدار میں کیا ہے خضدار کے بعد نصیر آباد میں کیا ہوا ہے یہاں موئی خیل میں کیا ہوا ہے دوسروں ضلعوں میں۔ ہر ایک اپنے ضلع پر لگے ہوئے ہیں اُس کے علاوہ وزراء کا کام نہیں ہوتا ہے کہ وہ اپنے ضلع کو یا اپنے حلقتے کو سنبھالیں۔ اُس کا کام ہوتا ہے تمام بلوچستان کا اگر وزیر ہے تو تمام بلوچستان کا ہے۔ ایک ضلع کا یا ایک حلقتے کا وزیر نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! کوئی اس پر بات نہیں کرتا ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ وزیر پی ایچ ای ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں کئی بار میں نے یہاں ذکر کیا ہے کہ جی ایک سولروالے کو یہاں سے انہوں نے سولر کے پلیٹس وہ اربوں روپے اُس کو پیمنٹ کر دیا ایک ٹھیکیدار کو، ایڈوانس میں اربوں روپے پی ایچ ای نے پیمنٹ کر دیے۔ جس میں ہمارے خضدار کے 82 واٹر سپلائی کے جو پڑے ہوئے ہیں تین سال گزر گئے ہیں۔ وزیر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ہم نے کہا۔ یہاں بھی ہم نے جتنی ان پر بات کی۔ لیکن آج تک ان پر اُن کی سیکورٹی پڑی ہوئی ہے بھائی کم از کم ان کی سیکورٹی تکل کے اُس سے تو بھی پورا کر لیں۔ ابھی اور نہیں پی ایچ ای اپنی responsibility لے لے کہ جی ہم سے یہ فالٹ ہوا ہے اس پر ذمہ دار کون ہیں؟ ذمہ دار ایم پی اے ہے ذمہ دار پی ایچ ای ہے ڈیپارٹمنٹ ہے کون ہے؟ ہمیں نہیں چاہیے لیکن یہ کم از کم اربوں روپے پی ایچ ای والوں نے کھالیا ہے اور اربوں روپے میں کوئی وہ نہیں ہو رہا ہے۔ آخری میری بات جناب ہوم منسٹر صاحب اشیریف فرمائیں، مذاق کی بات نہیں ہے آپ بھلے وہ کر لیں ہاں نا۔ ہماری جو لیویز کے سپاہی تھے انہوں نے کہا کہ کورٹ نے ہائی کورٹ کی طرف سے ابھی ہمارے پاس ایک چاقو بھی نہیں ہے ہمارے پاس نہ کوئی بندہ ہے نہ کچھ ہے۔ میں آج فلور پر یہ چیز کہنا چاہتا ہوں اگر ہمیں کچھ ہو گیا تو ہماری ذمہ داری اس گورنمنٹ پر ہے۔ کسی بھی ایم پی اے کو کسی بھی منسٹر کو کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ داری ایم پی ایز کے پاس لیویز ہے پولیس ہے سب کچھ ہے۔ ہمارے ایم پی ایز کے پاس ایک چاقو بھی نہیں ہے۔ اگر کہتے ہیں کہ پرائیویٹ باؤٹی گارڈ ہم لوگ نہیں اٹھائیں کہ جی آئی جی صاحب نے کہا ہے کہ اگر کسی

کے ساتھ پرائیویٹ باؤڈی گارڈ ہو گا ہم۔۔۔۔۔ (مداخلت)

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل ایس ائینڈ جی اے ڈی: میں اس بات کو سینڈ کرتی ہوں جناب اسپیکر! اس وقت یہ سارے ایم پی ایز کا مسئلہ ہے۔ اس issue کو فوراً solve کرنا چاہیے۔ آج اہم میٹنگ تھی واقعہ کی miss ہوئی ہے۔ جس میں ہمارے یہ سارے پوائنٹس discuss کرنے چاہیے تھے۔ اور جس میں میرا خیال ہے اسے میں کی جو بلڈنگ ہے اس کی security کو بھی دیکھنا ہے کہ یہ بھی secure نہیں ہیں ایم پی ایز۔

میر یونس عزیز ہری: جناب اسپیکر! یہ چیزیں ہیں، اور ایک آخری جو میں شاء بلوج صاحب سے بھی ایک ریویو کرنا چاہتا ہوں یہاں ایک کمیٹی آپ نے بنائی تھی سینڈ ک کے لئے، ”ک جی سینڈ ک کو دیکھیں اور اسکے بارے میں جو بھی رپورٹ ہو وہ اسے میں پیش کر دیں تاکہ وہ چیزیں ہمارے سامنے آجائیں“ تو چیزیں میں شاء بلوج صاحب کو بنایا گیا تھا لیکن ایک دو میٹنگیں ہو گئیں اُس کے بعد سینڈ ک بھی گیا کسی ٹوکری میں پڑا ہوا ہے یہ جواب شاء صاحب اپنادے دیں کہ وہ اس پر کیوں غفلت کر رہا ہے؟ یہ چیز بھی ہمیں دیکھنی چاہیے اگر ہم اپوزیشن والے کچھ کرتے ہیں تو ہم بھی اپنا جواب دہیں کہ ہم بھی اپنی کسی غلطی کا جواب دے دیں۔ اگر ہم پر جو بھی ہوتا ہے یہ بلوجسان سب کا ہے، بلوجستان صرف وزراء کا نہیں ہے صرف اپوزیشن کا نہیں ہے۔ سب کا ہے تو اس کے لئے مل کر کام کریں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ یونس عزیز ہری صاحب۔ جی نصر اللہ خان زیرے مختصر ادا و منٹ بات کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ یہ تمام ہمارے معزز ممبران ہیں۔ یہ ہمارے صوبے کا سب سے augast House ہے اور آپ کی رولنگ ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم لوگ یہاں دو بجے آئے کہ آج بریفنگ ہونی تھی flood پر۔ اور امن و امان پر ہونی تھی لیکن پھر اچانک گیس، بجلی پر اطلاع آئی WhatsApp پر کہ یہ کینسل ہو گئی ہے۔ جناب اسپیکر! پورا صوبہ ڈوبا ہوا ہے۔ ابھی جناب یونس عزیز ہری صاحب نے کہا کہ ابھی بتایا جائے کہ تیج اور کھاد، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ کتنے گھر ہمارے ختم ہو گئے۔ کتنی فیملیاں سڑکوں پر پڑی ہوئی ہیں۔ میں دوسریں جاؤں گا نصیر آباد۔ یہ ہنہ اوڑک پڑا ہوا ہے، پورا ہنہ اوڑک اُس کا نقشہ ہی تبدیل ہو گیا ہے لوگ اب بھی کھلے آسمان تلے سوئے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس پر بریفنگ دینی تھی۔ ہمیں امن و امان پر بریفنگ دینی تھی ابھی لوار الائی میں واقعہ ہوا اسرار اور تاخیل کے قاتل نہیں پکڑے گئے۔ کل میرے حلے میں ایک جوان سالہ نور اللہ تر کئی یگن اڑ کا تھا۔ اُس کو 11 اکتوبر کو انغوکیا گیا۔ میری تمام تر کوششوں کے باوجود پولیس کو ساری وہ جو جس پر انہوں نے زرخ

بھیجا تھا قاتل نے اُس کا سب کچھ میں نے ڈیٹا provide کیا۔ مجھے خدشہ تھا وہ درست ہوا۔ کل اُس کی لاش وہ برآمد ہوئی ہے۔ یہ گلڑ کا تھا۔ اُسکے قاتل۔ پھر اُس سے پہلے ایک خاتون۔ جس کا ذکر ہماری محترمہ نے بھی کیا تھا بی آمنہ۔ کم از کم پولیس کو تو اتنا کرنا چاہیے کہ قاتل کو تو پکڑیں۔ بی بی آمنہ کے اُس قاتل کو تو نہیں پکڑا گیا ہے۔ جناب اپسیکر! امن و امان کی جو آپ کی صورت حال ہے اُس پر بحث آج ہونی تھی ہم نے، بہت سارے مواد لائے تھے کہ ہم آئی جی کے سامنے پیش کریں گے۔ چیف سینکڑری کے سامنے، پی ڈی ایم اے کے سامنے پیش کریں گے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم آئے، لیکن اجلاس بھی نہیں ہوا۔ کامیونہ اجلاس بھی منسوخ ہوا، وزراء بھی ادھر آگئے۔ (مداخلت) اچھا late ہے۔ تو کم از کم پھر اُس اجلاس کو کیوں ملتی کیا گیا؟ اُس کے بارے میں بتایا جائے۔ جناب اپسیکر! اب ایک مسئلے کو ایڈرس کیا جاتا ہے۔ آپ نے 361 ملازم میں تو بحال کر دیئے سی اینڈ ڈبلیو کے، اچھی بات ہے لیکن اُس کے ساتھ 109 ملازم میں اُس کلگیری کے وہ بیچارے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ جیخ رہے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے۔ پی پی ایچ آئی کے ملازم میں جیخ رہے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے۔ بی ڈی اے کے ملازم میں بحال کر دیئے گئے ہیں، لیکن اب دوبارہ کمیٹی بنائی گئی ہے بیور و کریمی کے حوالے کئے گئے بی ڈی اے کے ملازم میں۔ کہ اب دوبارہ چھان بین ہوگی۔ جناب اپسیکر! یہ سب کچھ ہونا تھا لیکن آج برینگ نہیں ہو سکی۔ اور دوسری بات وزیر داخلہ صاحب آپ تشریف فرمائیں۔ وزیر تعلیم صاحب میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ ہمارے اکثر باہر کے جو طلباء وہاں پڑھتے ہیں پنجاب میں اُسکی profiling ہوتی ہے۔ انھیں تنگ کیا جاتا ہے۔ انھیں اٹھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے پشوٹوں اور بلوج طلباء کے خلاف ایف آئی آرک، chalk، وہ کچھریوں میں ہوتے ہیں بیچارے۔ اور پھر وہ پیشیاں بھگتتے ہیں۔ حالانکہ وہ جا کر کے وہاں CSS کی تیاری کرتے ہیں وہاں کالجوں میں پڑھتے ہیں تو یہ مسئلہ خدار! پنجاب کی حکومت کے ساتھ اٹھائیں۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** جی شاء بلوج صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوج:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپسیکر صاحب۔ جناب اپسیکر صاحب! جس طرح کہ آپ کو علم ہے کہ گزشتہ ہفتے خاران میں ہمارے بلوچستان کے ایک نامور نجح، سابقہ چیف جسٹس بلوچستان جناب محمد نور مسکانی صاحب کو نماز کی حالت میں عشاء کے وقت مسجد میں شہید کر دیا گیا ان تو دین اسلام میں نہ ہماری روایات میں نہ کسی قبائلی روایات میں بلکہ انسانی روایات میں کہیں پر بھی اسکی مثال نہیں ملتی۔ ویسے بھی انسان کا قتل وہ ایک انسانیت کی قتل کا مترادف ہے لیکن ایک سابقہ چیف جسٹس ایک انسان دوست پُر فہم پُر مغز، علم و دانش سے محبت رکھنے والے امن دوست ایک انسان کو اس طرح شہید کر دینا اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ جناب والا! بہت کم لوگ شاید محمد نور صاحب کی کو اٹھی کو جانتے ہوں گے کہ وہ ایک سابقہ چیف جسٹس تھے لیکن کیونکہ میں اور وہ ایک ہی گاؤں سے ہمارا تعلق ہے اور

ایک ہی تعلق داری ہے، شہرستان، قبرستان سب شریک ہیں ہمارے وہ ایک تعلیم دوست انسان بھی تھے خاران جیسے ایک چھوٹے سے شہر میں یعنی ہمارا رختان ڈویژن کا اب ہیڈ کوارٹر بنائے رختان ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر سے وہ آپریشنل سر یعنی اس کو قابل عمل بنانے سے لیکر خاران میں کیڈٹ کالج، بی آر سی، علامہ اقبال اور پن یونیورسٹی، خاران یونیورسٹی کیمپس خاران میں یتیم خانے ان سب کی جدوجہد میں وہ ہمارے ساتھ ملکر بڑی بڑی محنت کی ہے۔ اور آخری دنوں میں بھی جس رات کو انکی شہادت کا واقعہ عشاء کی نماز کے وقت رونما ہوا جناب اسپیکر صاحب! آپ کوشاید علم ہو گا کہ اسی دوپہر کو لٹکے وقت وہ بلوچستان یونیورسٹی کے بہت بڑے گروپ کے ساتھ وہاں رختان یونیورسٹی خاران میں فعالیت کی کہ کس طریقے سے اس کو فعال کیا جائے اس کو جو زمین فراہم کی گئی ہے اسکے حوالے سے انکی ایک میٹنگ ہو رہی تھی میں نے ایک دن پہلے بھی ان سے میٹنگ کی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں جناب والا! جس نے جو بھی دعویٰ کیا ہے انکی شہادت کے حوالے سے ایسے دعوؤں کی تو خیر کوئی اہمیت نہیں ہے انکی مقبولیت انکی وطن دوستی انکی بلوچیت بلوچستان سے محبت قانون سے محبت کا مظاہرہ جو ہے وہاں جنازے میں بھی ہوا، ایک کھلے گرا وہنڈ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے جو ق در جو ق غریب جو ہیں پورے بلوچستان سے انکی فاتحہ خوانی کے لئے آئے۔ ہم بلوچستان کے لوگوں کی سب سے بڑی بدقتی یہ ہے کہ ہم آج کل جنگل کا قانون بلوچستان میں ویسے ہی نافذ ہے۔ اور جنگل کا قانون ایک دوچار لوگ نہیں بلکہ ریاست ریاستی ادارے اور غیر ریاستی ایکٹر جن کی بھی مرضی ہے جناب والا! ہر کوئی خود منصف بھی بنا ہوا ہے خود نج بھی بنا ہوا ہے خود قاتل بھی بنا ہوا ہے خود مقتول بھی بنا ہوا ہے اور جس کی مرضی ہے کسی کو راہ چلتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے یا گاڑی میں جاتے ہوئے یا کوئی بھی بہانہ بنا کے شہید کر دیا جاتا ہے اور بعد میں ایک دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جی اس سے یہ قصور، سزا اور ہوا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ محمد نور مسکان زمی کے ساتھ کے اگر کسی کی کوئی بہر بھی تھی اگر کسی کوئی اختلاف بھی تھا میں تو اول تو پورے خاران میں شاید لوگ گواہی دیں گے کہ اس کے خاندان کا جناب والا! میں آپ کو بتانا چاہوں گا ایک ایسے شخص جس کے والدے کوئی تھیں کے قریب بلوچی کی کتنا بیں لکھی ہوں بلوچی دین اسلام کے ساتھ کے حوالے سے کتنا بیں تحریر کی ہوئی ہیں ایسے شخص سے کسی کا جھگڑا بہر نہیں ہوتا اگر آپ اس منصب پر فائز ہیں آپ کوئی رو لنگ دیتے ہیں اگر آپ کی رو لنگ سے کسی کو اختلاف ہے مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں باہر جا کے آپ کو خدا خواستہ آپ پر کچھڑا اچھالوں آپ پر فائز نگ کروں آپ پر لاثی اور ڈنڈے اٹھاؤں آپ پر کموں، کوئی گھونسوں کی بارش کروں میں تو آپ سے مکالمہ کروں گا محمد نور مسکان زمی کے ساتھ بھی کسی کو اختلاف تھا اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جی ہمیں کہیں کسی جگہ انصاف کی فراہمی میں مشکلات درپیش ہوئی ہیں تو اگر کوئی محمد نور مسکان زمی کے ساتھ مکالمہ کرتا میں آپ کو حل斐ہ بتاتا ہوں محمد نور مسکان زمی صاحب اس کے ساتھ مکالمہ بھی کرتے چاہے اس کا تعلق کسی بھی گروپ کسی بھی شخص کسی بھی نظر پرے سے ہوتا ہمارے معاشرے میں gradually میں تو کہتا ہوں اب تو اس

نیچ پر پہنچا دیا گیا ہے کہ جہاں برداشت کا مادہ ختم ہوتا گیا ہے اور مسجد میں اس شہادت کے واقعے نے مجھے ہم ہلے ہوئے لوگ ہیں پہلے سے ایسا کوئی دن نہیں گزرتا کہ ہم لاشیں اٹھاتے ہیں اور قبرستان کی طرف کاندھا دیکر یا جاتے ہیں لیکن اس دن کے واقعے نے مجھے ہلاکر رکھ دیا کہ ایک معزز شہری ساٹھ، بینیٹھ برس کی عمر میں ساری زندگی تعلیم کے لئے وطن کے لئے جو بھی انساف کے لئے دے رہا ہوا آخر میں ہم اپنا ایک قانون بناتے ہیں کسی جگہ پر بیٹھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس شخص نے میرے ساتھ یہ اچھائی نہیں کی ہے لہذا اسکے بد لے میں اس کو میں یہزاد دیتا ہوں یہ جنگل کا معاشرہ ہوتا ہے جناب والا! انسانی معاشروں میں یہ نہیں ہوتا ہے اسے ہٹ کے ایک چھوٹا سا شعر مجھے یاد آیا۔

پیرہ اُست آٹ ڈر ڈیا ش ہفت محبت نانے۔

راج نادا نت شپادی ولنگڑی ہم ڈردا سے۔

کل یہ نوجوان کے منہ سے نکل ہوئے چند اشعار تھے، وہ نوجوان اب موجود نہیں ہے۔ لیکن اس کے یہ اشعار اب زندہ ہیں تا بش و سیم کے نام سے اس نوجوان کو یاد کیا جاتا ہے۔ جب محمد نور مسکانزی صاحب کا واقعہ خاران میں ہوتا ہے محمد نور مسکانزی صاحب نے یہ باتیں آج میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں آج بہت ہی ذمہ دار یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے وزراء صاحبان مجھے دس دن پہلے جب میں اسلام آباد میں تھا محمد نور مسکانزی صاحب نے مجھے فون کیا کہ جناب میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے ضلع میں ایک بہت بڑی سازش ہو رہی ہے۔ میں نے کہا مسکانزی صاحب بتائیں کیا سازش ہو رہی ہے؟ کہ اس ضلع میں جو تھوڑی بہت شاید امن آئی ہے 2013 کے بعد لوگ یہاں بجتہ دیتے تھے رات کو اپنے گھروں سے نکل نہیں سکتے تھے، لوگ یہاں مسلح جھتے جو ہیں وہ اس طرح گھوم رہے تھے جس طرح کوئی جنگل ہے۔ ہمارے انتخاب کے بعد تھوڑی سی بحالی آئی تھوڑی سی بہتری آئی تو انہوں نے کہا تو جناب انہوں نے کہا کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ 2013ء سے پہلے کے جو واقعات تھے، اب 2013ء والے واقعات جو ہیں وہ خاران میں دوبارہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اسیں کوئی شک نہیں ہے یہاں گزشتہ تین چار مہینے میں خاران کو دانستہ طور پر دوبارہ تشدیکی طرف، خون کی طرف جنگ کی طرف لوگوں کو آپس میں دست و گریبان کرنے کی طرف چوری ڈیکیت کے بڑھتے واردات کی طرف اور خاران کو ایک بدامن علاقہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ کس کے مفاد میں ہے اور میں اسی لئے کہتا ہوں جناب ضیاء لانگو صاحب کہ محمد نور مسکانزی صاحب کی شہادت کے واقعے کو ایک پہلو سے آپ نے دیکھا نہیں ہے۔ انہوں نے نشاندہی کر دی تھی کہ خاران کے اندر کوئی ایسے مسلح گروہ، کرمنڈر، offenders وہ ایسی آزادی سے پھر رہے ہیں کہ جو کوئی عام آدمی کوئی شہر کے اندر پھر نہیں سکتا ہے ایک ممبر پر انشل اسمبلی اسلحہ لیکر پھر نہیں سکتا ہے۔ لیکن یہ کون ہیں کہ دوبارہ بلوچستان میں انکی یہ دوبارہ جو ہے جس طرح بارش ہوتی ہے یا یہاں پر پھر اسکے بعد یہ جڑی بوٹیاں نکل آتی ہیں،

اسی طرح سے یہ دوبارہ ایسے نکنا شروع ہوئے ہیں۔ اس پہلو کو آپ نے دیکھنا ہوگا اس کا جواب دینا ہوگا۔ یہ ہمارا وطن ہے کوئی اس وطن کو دوبارہ خون آلو کرنا چاہتا ہے یہ ہمارا وطن ہے کوئی اس کو دوبارہ ہمارے ماتھے پر اور ہمارے پیشانی پر ہمارے سینے کو چھلنی کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہمارا وطن ہے ہمارے وطن کو دوبارہ بربادی کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ یہ ہمارا وطن ہے پتہ نہیں کہ مقاصد کے تحت یہاں عزت دار شریف انسف لوگوں کے لئے زندگی ننگ کی جا رہی ہے یہ ایسکی شروعات ہیں۔ یہاں بھی دو تین میںے کے بعد شاید اس کو آپ میرے لئے گواہ لکھ لینا۔ اسکے بعد کیا واقعہ ہوتا ہے خاران میں چار منٹ شدہ لاشیں ہسپتال میں پھینک دی جاتی ہیں۔ اور اسکے بعد عوی کیا جاتا ہے یہ یہاں مارا گیا اُسمیں مارا گیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب یہاں قدوس بننجو صاحب کی حکومت بنی اسکے ایک ڈیڑھ میںے کے بعد میں ایک گیارہ بارہ نکات کا مفاہمی جو ہمارا یاداشت تھا، ایگر یمنٹ نہیں تھا، ظہور صاحب! کبھی کبھی میں دوبارہ اس لئے اُسمیں سب سے بڑی بات یہی تھی جب ہم ارکین اسمبلی بیٹھے تھے ہم نے وہاں یہ بات کی کہ جناب والا! اس وقت سی ٹی ڈی کی جانب سے بلوچستان میں قتل و غارت گری اپنے انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ہم اداروں کی قدر کرتے ہیں۔ ہم law enforcement agencies کی rule of law کے تحت رہتے ہوئے آئین اور قانون کے تحت رہتے ہوئے انہی ہر اقدام کی حمایت کریں گے۔ لیکن کسی کو violate rule of law کر کے individual کو serial killings کو pattern ہوتی تھیں۔ ہم نے انگریزی فلمیں دیکھی ہیں اُمید ہے کہ آپ لوگوں نے سنا ہو گا ناولیں پڑھتے تھے کہ ایک pattern کو مارتا تھا کہ ایک آدمی وہ مختوط الحواس، ذہنی توازن کھو یا ہوا شخص جا کے ادھر بھی ایک شخص کو مارتا تھا کبھی ہتھوڑی سے سر توڑتا تھا کبھی پتھر سے سر توڑتا تھا، serial killers type کے واقعات ہوتے تھے۔ گزشتہ بیس سال سے سیریل ننگ ہوتی ہے اور وہ بھی institutional basis پر۔ اگر بلوچستان میں کوئی مجرم ہے اگر کوئی بلوچستان میں ملزم ہے بلوچستان میں اس سے پہلے کہا کہ بلوچستان میں کسی قسم کے بھی جرم میں ملوث ہے ہمارے پاس we have to go by the book. ہم کتاب اور قانون کے مطابق جائیں گے ایک ذمہ دار ریاست اور ایک قبائلی مذاج کے ذہن میں یہی فرق ہوتا ہے۔ ایک مہذب ریاست وہ قانون، قاعدے اور rule of law کے تحت چلتی ہے، جبکہ قبائلی سوچ رکھنے والا شخص پھر چاچا کا بیٹا آتا جاتا ہے، ماما کا بیٹا آتا جاتا ہے، تایا کا بیٹا آتا جاتا ہے تو اُس کو مارتا ہے کہ جی وہ تو نظر نہیں آیا میں نے اُس کے تائے کے بیٹے کو مارنا ہے، یہ ریاست ہے مہذب ریاستیں institutional serial killing patron نہیں کرتی ہیں اور ایک CTD کو توانا کریں سب کو توانا کریں دنیا کے اندر security institutions strengthen پر جگہ کیتے جاتے ہیں لیکن مجھے آپ بتائیں کہ security institutions نے کسی بھی جگہ پر بلوچستان کے اندر ان کے

اس اس مزاج سے یہ 2002 سے شروع ہوا ہے آج 2020 ہے، یہ بیس سال میں ادلے اور بد لے کی یہاں وہ پالیسی ہے۔ اگر تم میرا ایک مارو گے تو میں تمھارے چار ماروں گا، تم میرے چھ مارو گے، بھائی یہ قبائلی کوئی جھگڑا نہیں ہے بلوچستان کا خالصتاً سیاسی مسئلہ ہے، بلوچستان کے خالصتاً سیاسی مسائل ہیں بلوچستان کے معاشی معاشرتی سیاسی انتظامی حکمرانی تعلیم بے روزگاری سرحدوں پر تجارت یہ ساری چیزوں کی combination میں بلوچستان اس نجح تک پہنچ گیا ہے۔ اس خون خرابے کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ نے ہمیں گیس سے محروم رکھا، بجلی سے محروم رکھا، تیل سے محروم رکھا سڑکوں سے محروم رکھا، آخر میں آپ ہمیں انصاف سے بھی محروم رکھ رہے ہیں، بھائی جو مجرم سے اُس کو مک از کم انصاف تو دے دیا کریں اُسی کے تحت آپ اُس کو پھانسی چڑھادیں لیکن یہ serial killing style والا جو ہے یہ بلوچستان میں ختم ہونا چاہیے، اسی کے ساتھ، لہذا اس کا نوٹس لینا چاہیے اور یہ نہ ہو، دیکھیں کل سردار اختر مینگل صاحب نے بھی speech کی ہے، بلوچستان میں ابھی تک بھی کچھ مہذب طریقے سے جو سیاسی جماعتیں ہیں جو ہم represent کرتے ہیں بلوچستان کے لوگوں کے expressions کو ان کے دل کو ان کی wishes کو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ان سب کے لیے رستے بند کر کے آپ ایک بلوچستان کو ایک ایسے نجح پر لے کر جاری ہے ہیں کہ اس خطے میں ہونے والے جو حالات ہیں اُس کے بعد آپ اس کا کیا نہیں ہو سکتے آپ اس کو afford نہیں کر سکتے۔ آپ ایران کے اندر دیکھیں حالات کو۔۔۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** صحیح ہے شاء بلوج صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوج:** میں سر! ایک بات اور شرف انسانیت پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 14، Human dignity fundamental - پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 14 کے اندر شرف انسانیت بنیادی انسانی حقوق dignity کے اندر سب سے اہم طریقے سے لکھا ہوا ہے۔ وہ میں پڑھوں گا، کیونکہ یہ جو شتر میں ملنے والی جو لاشیں ہیں ان کا تعلق بھی کسی نہ کسی کے خون کی جو خوبی میرے خیال میں بلوچستان یا سندھ یا پنجاب کی کسی جگہ کے لاپتہ نجح کی ماں کو ضرور آئی ہوگی۔ یہ ایسا نہیں ہے ہم تباہی اور بربادی کی طرف جاری ہے ہیں۔ جنگل میں پہلے کہتے تھے وحشی جانور تو جناب والا! وحشی جانور صرف دو وجہ سے ہوتے ہیں ایک تو اپنی جان بچانے کے لیے دوسروں سے لڑتے ہیں، دوسرا خواراں حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرا کو مارتے ہیں اور وہ نظام فطرت کا ایک حصہ ہے۔ وہ فطرت میں نظام فطرت کے تحت جس طرح ان کی آبادی ہوتی ہے ختم ہوتی ہے مارتے ہیں لیکن انسان اس level تک وحشی بن جائے گا اور اس کی مثال پاکستان سے آنا شروع ہو جائے گی جو کہتے ہیں کہ خداوند کے نام پر اللہ کے نام پر اسلام کے نام پر بننے والی مملکت میں اس طرح آپ نے دیکھی ہے اُن لاشوں کی ویڈیو آپ نے دیکھی ہے۔ یہ لکھا ہے جناب والا آرٹیکل 14

شرفِ انسانی اور قانون کے تبعے گھر کی خدمت قابل حمرت ہو گی۔ یعنی شرفِ انسانی human dignity is the top most priority of any constitution of any state , if the fundamental of your society. میں نے پڑھے ہیں اُس میں شرفِ انسانیت پہلے نمبر پر ہے۔ اسی لیے شاید وہ چودویں نمبر پر ہے اسی لیے کسی کو پہنچ بھی نہیں ہے کہ constitution میں ابھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں جناب والا! میں بلوچستان کے عوام کی basis پر بلوچستان کی تمام سیاسی جماعتوں کی بنیاد پر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ نشتر ہسپتال میں جتنے بھی اُن کو لاپٹہ لاشیں قرار دے کر جس طرح اُن کی بے عزتی کی گئی ہے اس اسمبلی کے توسط سے بلوچستان کے عوام کے توسط سے اس کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ انکو چاہیے DNA test ہو ملکی سطح پر میں الاقوامی سطح پر کمیٹیاں گلائی جائیں لوگ گلائے جائیں اُن کی تحقیقات ہونی چاہیے جناب والا! یہ بے شرفی انسان کی بنا ہی وہ بر بادی کا باعث ہے۔ جناب والا! میں آخری بات آپ کے ساتھ share کرنا چاہوں گا وہ ہے بلوچستان کے اندر سیلاں کی۔ آپ کل کا Dawn پڑھا ہو گا، the Flood damaged 43% crops, 30% orchards in Balochistan. یہ UN کی رپورٹ ہے، ہمارے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں کل میں اور لا ارشید صاحب بھی ہم سارے یہ discuss کر رہے تھے، اس میں ساری تفصیلات ہیں، گو کہ یہ تفصیلات بلوچستان کی اسمبلی میں جس دن آپ کی اسمبلی بلوچستان میں floods کے بعد ہوئی تھی یہ تحریری طور پر with all data ان ممبران اسمبلی کے سامنے پیش ہونا چاہیے تھا، بد نجتی یہ ہے کہ مطلب دوچار صفحے کی تفصیلات بھی وہ DAWN newspaper کا انتظار کریں یا کسی international agency کا انتظار کریں یا UN کی website پر جا کر ہم دیکھیں کہ کس علاقے میں ترقی فصلات کرنے باغات کتنی زمینیں بنا ہیں۔ آج تک غیر ذمہ داری کا مظاہرہ یہ کیا گیا ہے کہ اس اسمبلی کے کسی بھی سمجھیدہ ممبران کو بُلا کر نہیں بھایا گیا ہے کہ بھائی flood damages کے زراعت کو دے دو، کوئی کہتا ہے کہ سڑکوں کو دے دو، کوئی کہتا ہے کہ ٹینک کی خریداری کے لیے دے دو، کوئی کہتا ہے کہ سڑکوں کو دے دو، کوئی کہتا ہے کہ ٹینک کی خریداری کے لیے دے دو، کوئی کہتا ہے کہ کمبل خریدو، کوئی کہتا ہے کہ گھنی خریدو، کوئی کہتا ہے کہ تیل خریدو، دکان کھلی ہے جناب والا! صوبے ایسے چلتے ہیں؟ آپ کے پاس اگر ایک ارب روپے بھی ہیں ہمیں سیکھنا چاہیے، اگر ہم سے پہلے والے حکمران غلطیاں کرتے تھے ہم آپ کے ساتھ بھائیوں کی طرح دوستوں کی طرح دس دفعہ آپ سے کہا ہے بیٹھتے ہیں بیٹھنے کے لیے تاریں خیر پختونخوا نے 156 ارب loan لایا ہے،

ان کچھ عرصوں میں صرف ایک لاکھ square kilometer خیر پختونخوا میں جو already بلوچستان سے تقریباً 200% زیادہ developed ہے۔ ایکپیش میں بہتر ہے water human resource میں بہتر ہے، ایک ہزار instruments ایک ہزار supply میں بہتر ہے، تباہ حال صوبہ آپ کے پاس ایک ہزار PSDP کے دس روپے بھی روکے ہوئے ہیں کہ جی ان کو روک کر رکھنا ہے کہ جی flood کے پیسے ہیں، ابھی تک یہ پتہ نہیں کہ کدھر گانے ہیں۔ یہ طریقہ کار اس صوبے کو تباہی و بر بادی کی طرف پہلے بھی لے جا رہا تھا ابھی بھی۔ خدا کو مانیں۔ *We have to be responsible.* دیکھیں بلوچستان بلوچستان اس demographic، geographically، climate wise، جب آپ پالیسی بناتے ہیں آپ ہر district کی ہر division کے حوالے سے آپ کو ایک all پالیسی بنانی پڑے گی۔ ایک گھنے پر PHE کے کوئی 16 جو ہیں water supply schemes تباہ ہو گئی ہیں لیکن آپ اُدھر تج لے جا کر دے رہے ہیں، وہ تج پانی سے بغیر پیدا نہیں ہوگا۔ آپ کو اُدھر کی ترجیحات پانی کی کرنی ہو گی۔ میرے ڈسٹرکٹ میں لوگوں کے solar panles، tube wells and river belt میں جس کو بڈو کہتے ہیں اس کے ارد گرد اُن میں باہمیں پروہ ساری زمینیں اور orchards جو ہیں وہ تباہ ہو گئے ہیں۔ *they have their different needs* اُن کے مختلف قسم کے مطالبات ہیں اُن کو جو آپ نے دینا ہے سڑکیں ہماری جو ہیں دوستوں سے ہم آپ کے infrastructure، roads دوسرے رسول کو مانیں یہ حکومت دی اسی لینے نہیں کہ جیسے یونس نے کہا کہ بھائی ایک جنڈا اور ڈنڈا آپ اپنے گھر میں رکھ لیں اور اُس کے بعد صبح دشام ٹکا ٹک، ٹکا ٹک دستخط کریں ہر کوئی میر معتبر بنا ہوا ہے باقی جن لوگوں نے تبدیلی کی کوشش کی وہ جو ہیں وہ بس بیٹھ کر دعا فاتحہ پڑھیں لوگوں کی۔ اس طرح یہ صوبہ تباہی و بر بادی کی طرف جائے گا۔ اس میں ہم سب مقرر ہیں اس کے، آج اگر تابش کی لاش گری ہے کل جناب والا! یہ ہمارے بچوں کی بھی ہو سکتی ہے اس صوبے کو چاہے امن و امان کے اعتبار سے ہو، سیلاپ کے اعتبار سے ہو، اور بلوچستان میں باقی معاملات کے اعتبار سے ہو ہم لوگوں کو اگر خدا نے یہ موقع دیا ہے مل بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں اور کرنی چاہیے۔ تو لہذا جناب والا! میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ سیلاپ کے حوالے سے امن و امان کے حوالے آج کی میٹنگ جو ہے GIA سے چیف سیکرٹری سے موخر ہوئی اس اسمبلی میں چیف سیکرٹری کو GIA صاحب کو 28 تاریخ کو lets have a open debate۔ یہ کیمرے کی آنکھ سے بلوچستان کے ہر شہری کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہاں بلوچستان میں یا نئے سالوں میں کرانے کے قاتل لائے گئے 25 کروڑ

روپے اُن کو دیئے گئے، ادھر بندہ ماروسکار کے پیسے جیب میں ڈالوڈئی میں جا کر shift ہو جاؤ۔ اسی بھی بد صورت policies اس صوبے میں اپنا لگائی گئی ہیں، کل آپ کو مردوا یا جا سکتا ہے، کل اس کو مردوا یا جا سکتا ہے، یہ سارے ثبوت یہ ساری چیزیں بلوچستان کے اندر سب کو پڑتے ہیں تو جب پچھلی گورنمنٹ نے خرابی کی آج بلوچستان کے اندر قتل و غارت گری کو روکنے کے لیے ہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ محمد نور مسکان کا نزدیقی صاحب کا خون یا تابش کا خون یا نشتہ ہپتال میں لاپتہ انسانوں کی لاشیں یہ ہمارے لیے آنکھیں کھولنے کا مقام ہے، یہ ایک سبق آموز ہے کہ یہ معاشرہ تباہی و بر بادی کی طرف بڑھ رہا ہے آؤ بیٹھتے ہیں کہ ہم سے کون سی غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے بلوچستان میں امن نہیں آ رہا، جس کی وجہ سے بلوچستان میں انصاف نہیں آ رہا جس کی وجہ سے بلوچستان میں ترقی نہیں ہو رہی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! مجھے امید ہے آپ رونگ دیں گے۔ 27 تاریخ کو بلوچستان میں۔

**جناب قائم اسپیکر:** ہفتے والے دن مینگ رکھتے ہیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** میری بات سننیں میں، اچھا و سری بات سرا! میرے ایک دوست نے یہاں سیندک آپ کو یاد ہو گا۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب اسپیکر! لوگوں کی بجلی بند ہے ایک ہفتے سے یہاں اب اس کو ایک مہینے اور آگے بڑھا کر اس کے بعد جب کچھ بچے گا بھی نہیں جو جس دن فارغ ہو وہ کل۔۔۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** کل کروالیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ہفتے والے دن اجلاس بھی ہے اجلاس سے پہلے مینگ بُلاتے ہیں۔ اس میں ہمارے سارے سبران۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب والا!

**ملک نصیر احمد شاہواني:** چیف سیکرٹری۔ کل ہمارا اجلاس نہیں ہے چیف سیکرٹری ادھر ہے انکو بُلا لیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** آخری یہ Point of personal explanation میرے معزز دوست یونس زہری صاحب نے ایک سوال کیا کہ 2019ء میں یہاں پرسندک سے متعلق ایک کمیٹی تشکیل پائی جو اپیشن کمیٹی تھی ہمارے rules of procedure کے آرٹیکل 170 کے تحت۔ اس کے تحت آپ کو یاد ہو گا جب جام کمال صاحب کی حکومت تھی ایک سال تک ہم نے اس کے شروع کی دو مینگ کیس، ہمیں کسی نے جو ہے وہ اجلاس میں جو ہے چیز میں شپ کا انتخاب نہیں ہو سکا۔ حکومت کی خواہش تھی کہ ان کی طرف سے ہو ہم اپیشن جا بیتے تھے ہمارا ہو۔ ایک سال تک جو ہے وہاں پر اس کا چیز میں لینے نہیں دیا گیا اس کی کوئی

میئنگ نہیں ہوئی۔ 2020 کے بعد جب Covid آیا تو اس Covid کے باوجود ہم نے اس کی دو میئنگز کیں۔ دونوں جو تھے introductory meetings تھیں۔ اس میں سیندک کی پہلی میئنگ یہی تھی کہ سیندک شروع کب ہوا کتنے اس میں ذخیرہ ہیں اس نے بلوچستان میں کتنا پیسہ دیا ہے کتنے نہیں دیے ہیں details کے revenues کے pھر دوسری میئنگ ہوئی اُسکے بعد جب یہ Covid season آیا۔ (مداخلت)۔ میں اس کے بعد کیونکہ یہ اپیشل کمیٹی تھی تو یہ اپیشل کمیٹی difference میں Special Committee اور Standing Committee ہوتا ہے Standing Committee stands for تاکہ وہ کمیٹی جو کبھی ختم نہ ہو۔ اپیشل کمیٹی، اور میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس کی اہمیت اس لئے بھی بڑھ گئی ہے کہ بلوچستان میں ہم نے اس کی رپورٹ یہاں پیش کرنی ہے تو میئنگز میں کوئی اُس کا حاصل نہیں ہوا، صرف محمد آیا اُس نے اپنی تجوادیں، اُس نے جو اپنی آپ کو جب rules کے وجہ presentation کرنے دیں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:**

آپ تحریک پیش کریں شاء بلوج صاحب، میں مبرز سے پوچھتا ہوں۔

**جناب شاء اللہ بلوج:**

میں تحریک پیش کرتا ہوں اس کے توسط سے کہ اُس کمیٹی کو بحال کیا جائے۔ میں ختم کرلوں؟

آپ کر رہے ہیں نواب صاحب؟ continuity کرنے دیں۔ میں شاء اللہ بلوج، رکن صوبائی اسمبلی قاعدہ 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ نمبر 148 کے اوازات کو معطل کرتے ہوئے اپیشل کمیٹی برائے سیندک کا 30 time period، 30 نومبر 2022ء، 30 نومبر کم ہے میرے بھائی، آپ اس کو، 30 نومبر تو ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ملے گا اس کو۔ آپ اس کو مارچ 2023ء تک بڑھایا جائے تاکہ کمیٹی اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کر سکیں۔ یہ چار مہینے، آپ کو تو ایک مہینے تک آپ اُس کو visit نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ مارچ۔ (مداخلت)۔ عارف صاحب جب آپ لوگ تھے حکومت میں ایک سال تو آپ لوگوں نے کمیٹی بننے نہیں دی۔

**میر محمد عارف محمد حسنی:**

آپ نے کمیٹی کا اجلاس ہی نہیں بُلایا۔ چیزِ میں آپ کو بنایا تھا ہم نے۔

**جناب شاء اللہ بلوج:**

آپ نے کمیٹی دو سال تک بننے نہیں دی۔

**جناب قائم مقام اپیکر:**

تحریک پیش ہوئی۔

**جناب شاء اللہ بلوج:**

جب مجھے بنایا اُس وقت حکومت ختم ہو رہی تھی، آپ کی حکومت جب ختم ہو رہی تھی، اُسی

وقت نبی ہے۔

میر محمد عارف محمد حسni: آپ کو چیئر مین بنا یا تھا گورنمنٹ نے تھوڑی بُلا نا تھا، آپ نے بُلا نا تھا۔  
جناب شاء اللہ بلوچ: ہم نے نہیں بُلا نا تھا کمیٹی ختم ہو جاتی ہے۔

میر محمد عارف محمد حسni: آپ نے بُلا نا تھا چیئر مین آپ کو بنا یا ہم نے۔  
جناب شاء اللہ بلوچ: آپ لوگوں کو، اپیشل کمیٹی۔

میر محمد عارف محمد حسni: آپ بتائیں کون بنا تا ہے کمیٹی؟ آپ بتائیں۔  
جناب شاء اللہ بلوچ: ہم نہیں بنا تے ہیں اسمبلی بنا تی ہے۔

میر محمد عارف محمد حسni: کمیٹی اسمبلی نے بنائی اجلاس کون، مینگ کون بُلا تا ہے؟  
جناب شاء اللہ بلوچ: جناب والا!

میر محمد عارف محمد حسni: چیئر مین بُلا تا ہے نہ؟ انہوں نے بُلا یا ہی نہیں ہے۔  
جناب شاء اللہ بلوچ: مارچ 2023ء تک۔ شکریہ جناب اپیکر!

جناب قائم مقام اپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپیکر! اس کمیٹی سے کون کون ہیں؟ زر انعام تو بتا دیں۔  
جناب قائم مقام اپیکر: پہلے سے بنی ہوئی ہے کمیٹی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس میں اضافہ کریں party all کا نامانندہ اس میں ہو۔۔۔ (مداخلت)۔ مجھے تو پتہ نہیں ہے۔ کمیٹی کا بتا دیں اس میں اضافہ کر دیں۔

میر محمد عارف محمد حسni: اس میں کمیٹی کا چیئر مین بھی نیا لیا جائیگا متفقہ جو بھی فیصلہ ہوگا اس کو چیئر مین بنا یا جائیگا۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ نہیں بحال کر کے کمیٹی کو چیئر مین بھی نیا لینا ہے ابھی۔ نہیں تو voting ہوگی۔ کیونکہ میں پہلے نہیں بن سکتا تھا میں منظر تھا پہلے۔ ابھی میں MPA ہوں ابھی میں بن سکتا ہوں یہ مجھے بننا چاہیے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر مواصلات و تعمیرات): نہیں یہ تو کمیٹیوں پر otherwise نہیں ہو سکتا۔  
شاء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جب کمیٹی بنے گی آپ عدم اعتماد کی تحریک کمیٹی کے اندر لا سکتے ہیں۔  
میر محمد عارف محمد حسni: نہیں نہیں کمیٹی کی۔

جناب شاء اللہ بلوچ: یہ نہیں کرتا ہے آپ کو ابھی چھ مہینے ہو گئے۔  
میر محمد عارف محمد حسni: آپ چھوڑ دیں اُن سے پوچھ لیتے ہیں۔

جناب شناع اللہ بلوج: تو میں بتارہا ہوں نہ۔

میر محمد عارف محمد حسni: اُن سے پوچھ لیتے ہیں آپ بتائیں نہ آپ لوگ۔

جناب شناع اللہ بلوج: یہ کمیٹی عدم، اگر چاہیے تو۔

کمیٹی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر محمد عارف محمد حسni:

بعد یاد ہی پڑانا ہو گا؟

جناب قائم مقام اسپیکر: اسی پر آپ لوگوں سے رائے لی جائیگی اگر آپ لوگوں نے تحریک پاس کی تو وہ پُرانہ ہو گا اگر

آپ لوگوں نے پاس نہیں کی تو اس پر نیاء پھر لیا جائیگا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: کس کس کا نام ہے کمیٹی میں کس پارٹی کی نمائندگی ہے کس پارٹی کی نہیں ہے یہ تو آپ

بتادیں نہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: فائل مفتولوں کی دو منٹ میں آرہی ہے آپ کو بتادیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: پارٹیوں کی کم از کم نمائندگی تو ہو اس میں۔۔۔ (داخلت)

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہم سب رائے دیتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: آج میں اُسمیں پھر جا کر کے اُس میں آپ کریں۔۔۔ (داخلت۔شور)۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Order in the house دو منٹ مجھے بات کرنے دیں۔ یہ آج کی تحریک جو ہے

یہ صرف extension کی ہے اگر آپ لوگ پاس کرتے ہیں وہی کمیٹی ہو گی۔ یہ amendment کی نہیں

ہے یہ کمیٹی۔

میر محمد عارف محمد حسni: یہ آپ لوگ بتادیں کہ چیئرمین نیالیا جائیگا؟ یا وہی پہلے والا ہو گا؟ بات ختم ہو جائیگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اگر آپ لوگوں نے آج تحریک پاس نہیں کی یہ کمیٹی ادھر ہی ختم ہو جائیگی پھر نئی کمیٹی بنے گی۔

میر اسد اللہ بلوج (وزیر راععت و کاؤنٹری ڈائیورس): جناب اسپیکر صاحب! اس پر کم از کم ہمیں بہت وقت ہو گیا ہے

یہاں بیٹھے ہوئے ہیں educated لوگ ہیں اس طریقے سے کیا آپ اس کو تھاٹھاوں پاس کرو نہیں کرو۔ سوال یہ بتا

ہے کہ جس کمیٹی نے اپنی پوری مدت میں ایک result نہیں دیا اس کمیٹی کو آپ کیسے جال کریں گے؟ وہ کمیٹی کیسے ہو گی

جس کا کوئی result نہیں ہے بلوچستان کے جب مفادات کی بات ہوتی ہے مخصوص لوگوں کی مخصوص مفادات کو

protect کرنے کیلئے چزیں نہیں نہیں ہے۔ جس نے کوئی result نہیں دیا اس باوس کو یہ اختیار ہے کم از کم اُسمیں

لا میں بلوچستان کے وسیع طریقہ مفاد میں۔ کچھ ایسی چیزوں پر compromise نہیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جن کو کمیٹی میں لیا گیا انہوں نے interest time نہیں لیا ہے، اہمیت ہی نہیں چیزوں کو، تو اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دوسرے ساتھیوں کے پاس اگر time نہیں وہ بھی ضرورت کریں۔ جن کی مشکلات تھیں جن کے معاملات تھے وہ ملک میں نہیں تھے وہ بھی ضرورت کریں کسی دوسرے کو chance دے دیں تاکہ وہ آگے ہو جائیں۔ تاکہ اسکا کوئی صحیح result ہو جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** بالکل صحیح ہے۔

**وزیر زراعت:** بس اتنی حد تک میں کہہ سکتا ہوں۔ باقی یہ ساتھیوں نے پورے اگر پلچر کے حوالے سے جوبات کی اگر آپ ہمیں موقع دیں گے تو اس حوالے سے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میرے خیال ایک بار یہ تحریک جو حق میں تحریک میں آپ لوگوں سے پوچھ لیتا ہوں تحریک پیش ہو جکی ہے اگر آپ لوگوں نے ہاں یاناں میں جواب دیا یہ ادھر ختم۔ (بہت سے اراکین بغیر مانگ کے بولتے رہے)

**میر محمد عارف محمد حسنی:** میں اس پر بات کروں گا۔ شاہ صاحب ایک منٹ۔ آپ ایک مہربانی کر لیں MPA چاگی میں مجھے تو ڈالنا چاہیے کیونکہ MPA ہوں میں اُسکے علاوہ باقی جتنی بھی پارٹیز ہیں سب سے ایک ایک ممبر زکوڑاں لیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** فی الحال نئی نہیں بن سکتی فی الحال رائے آنا extension کے حوالے۔ فی الحال اس کو extend کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے وہ آپ لوگوں سے نہیں کرنا آپ نے؟

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا تحریک منظور کی جائے؟ جو منظور کے حق میں ہیں کھڑے ہو جائیں جو کچھ لیکی میٹی کے منظور کرنے کے حق میں ہے وہ کھڑے ہو جائیں جو extension دیا چاہتے ہیں ہیں اُسی کمیٹی کو۔ (بہت سے اراکین بغیر مانگ کے بولتے رہے) اب جو حق میں نہیں ہیں وہ کھڑے ہو جائے۔ جو نہیں کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** تحریک نہ منظور ہوئی۔ نئی کمیٹی کیلئے پھر سیکرٹری صاحب سے آپ لوگ مل لیں وہ آپ کو طریقہ کا رہنماییں گے۔ وہ پھر ہاؤں میں بنے گی۔ اسی حوالے سے بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ جی کریں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** مجھے دے رہے ہیں فلور؟

**جناب محمد مبین خان خلجمی:** جناب اسپیکر صاحب! بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے time دیا اور خاص طور پر جناب اسپیکر صاحب میں اپنی پارٹی کے چیئرمین عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے جو 12 پارٹیوں کو شکست دی ور 13 پارٹیوں کو شکست دی اور اُس کا کیا نام ہے۔ کامیاب ہوئے اور جس طرح ساری زندگی لوگ لڑتے رہے اور ساری زندگی انکا ایک دوسرے پر اعتراض تھا اور اُس کے بعد ہمارے چیئرمین عمران خان نے ایک ریفرنڈم

پورے پاکستان میں سمجھے کرار ہے تھے، عوام نے انکا مسترد کر دیا اور بڑی طریقے سے شکست دی اور میں اس غیرت مند عوام کو خیر ارج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے عمران خان کو کامیاب کرایا۔ اس کا جناب اپنیکر! مسئلہ یہ ہے کہ مہنگائی کتنی بڑھ گئی ہے اسی طرح بلوچستان کے اندر سیالب آئے، صرف اور صرف photo session کے حد تک ہوا۔

بلوچستان کی اپنی کو گورنمنٹ ہے اُس کے جتنے وسائل تھے انہوں نے تو پورا کیا۔ ہر حوالے سے پورا کیا آپ آج ادھر میرے دوست بیٹھے ہیں تو یہ فیڈرل گورنمنٹ میں ہیں انکو چاہیے تھا کہ اپنے Prime Minister سے یہ بلوچستان کیلئے فنڈ لیکر آتے۔ آپ ایک کمپنی بنائیں اور ایک international consultant بلا کمیں کہ عمران خان کی گورنمنٹ میں زیادہ فنڈ زدیے گئے ہیں یا انکی گورنمنٹ میں۔ صرف اور صرف آکے ادھر لوگوں کو، بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ تصویریں کھینچنا یا ایک غلط بات ہے۔ اس لیے انشاء اللہ ہم بلوچستان کے اندر بھی آنے والے وقت میں ہماری پیٹی آئی، بہت دو تہائی اکثریت سے ہم ادھر بھی لے کے آئیں گے تاکہ حقیقی نمائندگی کریں۔ اور ان کو کامیاب ہم کرائیں گے ادھر سے۔ اور میں آپ کو یہ بات بھی بتانا چاہوں گا اپنیکر صاحب! میں ایک بات آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ آپ مجھے بات بتایا جائے کہ فیڈرل جو گورنمنٹ ہے اس پر بلوچستان کے لیے کیا کیا ہے؟ آپ مجھے ایک بات بتائیں کیا کیا ہے؟ آپ مجھے بات بتائیں ہماری گورنمنٹ پر تو بات کر رہے ہیں کہ جی زراعت پر کام نہیں کیا فلاں پر کام نہیں کیا آپ بتائیں کہ آپ نے فیڈرل پی ایس ڈی پی سے یا اُس سے لے کر آئے ہیں۔ میں نے ان کے وقت بات نہیں کیا۔۔۔

(مداخلت) یار دیکھیں! یہ loose talk کر رہے ہیں میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں پھر اٹھی میں بات کروں گا، آپ قائدین پر نہ لگوند وہ قائدین پر بات نہیں کرو۔ میری بھی منہ میں زبان ہے اور میں بھی نام لے سکتا ہوں ایک دائرے کی حد میں رہ کر ہم بات کریں گے۔ ایمیل ولی خان نے بھی اٹھی پٹی باتیں کی تھیں ہمارے قائدین پر مگر میں یہ بات نہیں کروں گا ہم بلوچستان میں ایک روایات رکھنے والے لوگ ہیں ہم اس طرح کی سیاست نہیں کریں گے ہم نے اس طرح کی بات نہیں کیا ہے۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو سب کو جو ہے کیوں بُرالگتا ہے آپ مجھے بتائیں کیوں بُرالگتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر آج فیڈرل گورنمنٹ ان کے پاس ہے رانا شاء اللہ ان کا آدمی ہے آپ گورنمنٹ میں ہے آپ مسائل حل کریں ہم صوبائی گورنمنٹ کا تو یہ مسئلہ نہیں ہے یہ تو مسئلہ بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وزارتیں دیے ہیں اللہ تعالیٰ نے آج آپ کو دی ہے آپ کو عوام کے اوپر اختیار دیے آپ نے مہنگائی کر دیا آپ لوگوں کے پاس کوئی چیزی نہیں ہے۔ اور خاص طور پر میں یہ کہوں گا کہ جو بھلی کا ہے اُس پر آپ لوگ ہماری مدد کریں کہ یہ وفاقی وزارت آپ کے پاس ہے۔ NHA roads ابھی تک disturb ہے وہ منظری آپ کے پاس ہے تو اس پر آپ ہمارے ساتھ مدد کریں بلوچستان کے لوگوں کو بتائیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور یہ جو ہشتگر دی ہوئی ہے اور خاص طور پر ثارگٹ کنگ ہوئی جسٹس

صاحب کا اس کے اوپر میں میری پارٹی سب جو ہے جتنا الفاظ کہہ سکیں کم ہے کہ وہ اتنا اچھا انسان جس نے پورے بلوچستان اور پاکستان کی خدمت کی مسکان زئی صاحب نے اُس کے لیے ہم ان کے لیے جتنا الفاظ بولیں کم ہے وہ ایک اچھے انسان تھے۔ اسی طرح میرے حلقة میں ایک بچی تھی جو شوہر کے ساتھ ان کا تنازع تھا اور ان کو دشمنگردی میں اُس کے شوہرنے مار دیا تو پولیس کو چاہیے کہ ایسے واقعات بیٹھے نے باپ کو مارا تو یا اس طرح کے واقعات ہیں اسپیکر صاحب! یہ میرے ذاتی مفادات کی بات نہیں ہے۔ اس صوبے کے لیے اس پاکستان کے لیے بات کرتے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ مبین خان۔

**جناب محمد مبین خان خلجمی:** تو یہ ایک بات ہے اور میں ایک بات آپ کو خاص طور پر کوئی کہے جو اے ایک بات کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر صاحب! خدا کے لیے اس پر آپ ایک جو میں بات کروں گا یہاں پر ہمارے جو بھی MPA بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس پر گواہی ضرور دیں گے کہ کوئی میں ایک residential گھر ہوتا ہے رہائشی گھر ہوتا ہے اگلے دن وہاں پر پلازہ بن جاتا ہے جب ہم پوچھتے ہیں کہ بھائی یا آپ نے کیسے کیا نہ پارکنگ ہے نہ سٹم ہے تو municipality کے اندر وہ کمرشل ہو جاتا ہے اگلے دن نقشہ پاس ہو جاتا ہے نہ اڈھر پانی کا connection ہوتا ہے نہ وہاں پر موڑ سائکل کھڑی کرنے کی جگہ ہے نہ گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ ہے صرف اور صرف اپنے پیسے لے کر revenue department یہ کس قانون کے تحت کرتا ہے؟ آپ سے مہربانی ہے کہ ہفتہ کے دن آپ رولنگ دے تاکہ والوں کے بھی اڈھر بلایا جائے municipality کو بھی بلایا جائے کہ ان کے پاس کون سی ایسی جادوں کی چھڑی ہے سارے residence area کو انہوں نے کمرشل کر دیا اور کس قانون کے تحت کرتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ مبین خان۔ جی ملک نعیم بازی صاحب۔

**ملک محمد نعیم خان بازی (وزیر لاپیوشاک):** شکریہ اسپیکر صاحب! شکریہ۔ مبین صاحب نے ابھی بات کیا تھا وہاں پر کہ بھائی کتنے پارٹیاں تھے جن کو ہرواۓ ہیں لیکن وہاں پر صوبائی حکومت ان لوگوں کا تھاپی ٹی آئی کا۔ وہاں پر ہیئتہ و کرڈیویٹی ان کا لگایا اور پھر وہاں پر جمیعت اور پیپلز، آفتاب شیر پاؤ ان لوگوں کا تیس تیس ہزار ووٹ ہے ایک آدمی نے ایک کلو گوشت لیا تھا گھر پر گیا جو بیوی کو دیا تھا کہ ان کو پکڑو جب وہ رات کو آیا تھا کہ بھائی وہ گوشت لاوہ کھانا لاوہ اُس نے بولا کہ وہ تو بلی کھایا ہے بولتا ہے جاؤ بلی کو پکڑو اُس نے بچے اور اُس کی بیوی نے کھایا تھا تو اُس نے کہا کہ جاؤ بلی کو پکڑو اُس کو جو وزن کیا تو وہ ایک کلو تھا بلی تو اُس نے بولا کہ اگر یہ گوشت سے تو بلی کہاں ہے اگر بلی سے تو گوشت کہاں ہے؟ یہ ہمارے سمجھ

میں نہیں آتا ہے کہ وہاں پر دو ہزار ووٹ پر جمعیت کو ہروا یا تھا ان کا پتہ نہیں 70 ہزار 68 ہزار ووٹ تھا پھر اسی طرح ایک ولی کا تھا ان کا اتنا 68 ہزار 72 ہزار ووٹ تھا وہی ووٹ یہ آفتاب شیر پاؤ کا کدھر گیا یہ پیلپز پارٹی والا ووٹ کدھر گیا یا مسلم لیگ ن والا کدھر گیا؟ 68 کا 68 ہزار ایک ولی نے لیا یہ شرم کی بات ہے یا رہیا تھوڑا کوئی لگایا تھا وہاں پر کوئی ٹیچر ان کا ڈیلوی نیں لگایا تو ان کو جو ہے افسوس کی بات ہے آئندہ ایسے بات نہیں کریں۔ بہت بہت شکر یہ اپنے صاحب!۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** جی نصیب اللہ مری صاحب۔

**میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم):** جناب اپنے صاحب نے کہا ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ سارے پارٹیوں کو ہمارے لیڈر نے ہرایا ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر وہ لوگ سر! اگر ANP کو لوگوں نے ووٹ نہیں دیا ہے تو اس میں بلی اور گوشت کا ضرورت کیا ہے؟ لوگوں نے ووٹ دینا ہے انہوں نے اگر ووٹ نہیں دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پارٹیوں میں جو انہوں نے PDM: بنا یا ہوا ہے اس میں ایک دوسرے کا ہمدردی نہیں ہے ان لوگوں نے ان کو ووٹ نہیں دیا انہوں نے ووٹ ہمارے خان کو دیا ہے ہر جگہ پر آپ دیکھے۔ کراچی سے لے کر پورے پاکستان میں جتنے بھی ضمی ایکشن ہوئے ہیں اس میں خان کا آپ نے دیکھا ہے جہاں سے 40 ہزار ووٹ تھے وہ لاکھ تک پہنچ ہوئے ہیں اگر لاکھ تھے تو وہ اتنے اوپر گئے ہیں تو اس میں ANP والوں کا بھی وہ ہے انہوں نے بڑے اچھی بات تو نہیں کی ہمارے لیڈر کے متعلق لیکن ہم ایک اچھے اور مہذب طریقے سے بات کرتے ہیں ہم کسی کے خلاف غلط زبانی نہیں کرتے ہیں کیوں کہ یہ ہماری روایات میں نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر ہم ایک دوسرے کو گالیاں دے دیں تو اس کا غلط مطلب نکلے گا ہمارا یہی ہے کہ ہمارے لیے تمام قابل احترام ہیں ANP ہے یادوسری پارٹیوں سے جن کا بھی تعلق ہے وہ ہمارے لیے سب قابل احترام ہیں۔ عوام نے اس کو وزن کر دیا ہے۔ بلی کا بھی وزن ظاہر ہو گیا ہے اور اس کا بھی۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** شکر یہ میر نصیب اللہ مری صاحب۔

**میر محمد عارف محمد حسni:** میں نے صرف ایک بات پوچھنی ہے۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** میڈم بشری کو فلور دیا۔

**میر محمد عارف محمد حسni:** نہیں نہیں میں تقریباً نہیں کر رہا ایک بات۔۔۔ (بہت سے ارکین ایک ساتھ بول رہے ہیں) **وزیر برائے محکمہ زراعت:** DAWN کا اخبار اٹھایا ہے اس حوالے سے بھی وضاحت دی۔ ظاہر ہے انہوں نے کچھ وضاحت بھی direct personal agriculture minister سے بھیت تاکہ ان کا جواب تو ہم دے دیں۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** پر صرف دو دو منٹ بات کرے اس کے بعد پھر آپ تفصیل سے ان کا جواب

دے دیں۔ بشری رند صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محكمة الیس اینڈ جی اے ڈی: Thank you جناب اسپیکر صاحب! شاہ صاحب مجھے دو منٹ دے دیں پھر آپ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس اس کے بعد پھر سوالات پر آجاتے ہیں۔ میڈم بشری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محكمة الیس اینڈ جی اے ڈی: Thank you جناب اسپیکر! دو منٹ مجھے بات کرنے دیں please دو منٹ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میڈم بشری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محكمة الیس اینڈ جی اے ڈی: thank you very دو منٹ please۔ جناب اسپیکر! دو منٹ much important بات میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں۔ تین مہینے پہلے میں نے قرارداد پیش کی تھی جو بجلی کے حوالے سے تھی کہ پانچ قسم کے مختلف taxes جو بجلی پر لگتے ہیں اور بل جو ہے بھیجاوایا جاتا ہے۔ جب کوئی علاقہ آفت زدہ قرار دیدیا ہے تو وہاں پر چھ مہینے بل ہی نہیں آتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے بلوچستان کے جتنے اپوزیشن یا گورنمنٹ بیٹھی ہے اس بات کو مانے گی۔ کہ بلوچستان اس وقت آفت زدہ قرار دیدیا گیا ہے سیلا ب کے بعد تو ان علاقوں میں بھی بجلی کے بل آر ہے ہیں جہاں پر گھر ہی نہیں رہے بہہ گئے ہیں۔ تو یہ exempt کم از کم tax کیا جائے۔ لاہور میں کوئی اس طرح کا سیلا بی حالات نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں پر جو Hon'ble High Court کے اُنہوں نے exempt کر دیا ہے وہاں کے taxes۔ تو یہاں پر میں اس چیز کو بار بار Floor پر کہہ رہی ہوں۔ کہ ہماری عوام اس وقت جس حالت میں ہیں ---taxes۔

(مغرب کی اذان)

پارلیمانی سیکرٹری برائے محكمة الیس اینڈ جی اے ڈی: جناب اسپیکر صاحب! کیا یہاں کی ہماری جتنی بھی قرارداد ہیں، وہ یہاں سے جا کے federal میں dustbin میں چلی جاتی ہیں۔ مجھے تو اب تک کوئی بھی قرارداد پر عملدرآمد ہوتے ہوئے نظر نہیں آیا all federal سے۔ چار سال پہلے میں نے bule passport کا کیا تھا وہ بھی تین دفعہ لایا تینوں دفعہ رد ہو گیا ہے۔ اب یہ بھی کی اتنی اہم وہ ہے کہ کم از کم عوام کو تو تھوڑا relief ملے۔ کہ اگر جو original بل ہے وہ آئے اور نام دیا جائے۔ تو اس پر بھی کچھ نہ کچھ یہاں سے وہاں پر ٹھوس اقدامات ہونے چاہیے۔ اس please kindly کو اسپیکر صاحب! آپ دیکھیں۔ thank you

جناب اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! آپ مجھے بولنے دیں میں نے ایک اہم issue پر مات کرنی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میرے خیال میں اسد بلوچ بات کریں پھر جوابات کی طرف آتے ہیں ان لوگوں کا cabinet میئنگ ہے آج۔ جی اسد بلوچ صاحب بات کر لیں۔

**وزیر راعut کوآ پریزو:** thank you جناب اسپیکر! ہمارے--

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوچ صاحب بات کریں اسد بلوچ صاحب! میرے خیال سے یہ طریقہ نہیں ہے اپوزیشن جو ہے دو گھنٹے اپوزیشن ہی بات کر رہی تھی اب اگر کوئی وزیر جواب دینا چاہتے ہیں۔ آپ سب نے بات کی ہے، بلا وجہ اگر کوئی واک آؤٹ کرنا چاہتا ہے تو بالکل اجازت ہے اُس کو۔

**وزیر راعut کوآ پریزو:** مہربانی اسپیکر صاحب! آج جو ساتھیوں نے بہتر اور جامع طریقے سے اسمبلی کے تقدیس کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی اظہار اور اپنے خیالات کا جواہر اکیا ہے۔ لیکن ایک چیز جناب اسپیکر صاحب! جس کو ہمیں دیکھنا ہے کہ کوئی بھی معزز رکن کھڑے ہو کر جب بات کرتے ہیں to the point ہوا اور ایک ہی سمت میں ہو۔ یہاں پر اتنا mixture باقی شروع کی تو یہاں home کو بھی touch کیا، agriculture کو بھی touch کیا، personal touch کیا، پھر health کیا کر لے آئے، عجیب و غریب mixture چیزیں پیش کیئے ہیں۔ پتہ نہیں اس کا جواب کون دے گا؟۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوچ صاحب! آج کے سوالات بھی ان کے ہیں منظر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر cabinet ہے اجلاس جو ہے تین بجے start ہونا تھا۔ تو جوابات اور سوالات بھی ان لوگوں کے ہیں۔ منظر آئے ہوئے ہیں میرا خیال سے یہ طریقہ کا نہیں ہوتا۔

**وزیر راعut کوآ پریزو:** دیکھیں وہ تو، جناب اسپیکر صاحب! ایک چیز اپنی جگہ ہے، ہم اسمبلیوں میں آئے ہیں، بہت سی دفعہ آئے ہیں ٹھیک ہے نا۔ ایک تو اگر point of order ہے اُسکی definition کیا ہے کتنے منٹ بات کر سکتے ہیں؟۔ point of public importance ہے (A) 201 اُس پر اُس کی حیثیت کیا ہے؟۔ آپ کیسے کرنے time بولتے ہیں۔ یا کوئی قرارداد ہوتی ہے یا توجہ دلانہ نہیں ہوتی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آپ اسد بلوچ صاحب زراعت کے متعلق۔

**وزیر راعut کوآ پریزو:** اس لیے میں یہ دو چار باتیں میں نے کی ہیں، ابھی اس کو میں agriculture کے حوالے سے جو ساتھیوں نے بات کی۔ دیکھے ہمارا صوبہ quarterly یہاں فنڈ آتے ہیں مرکز میں جتنے بھی taxes اکٹھے ہو کے وہ generate ہوتی ہے اُس کے بعد ہر تین مہینے کے بعد بلوچستان کو quarterly فنڈ زملتے ہیں۔ ہم نے جو اپنی بجٹ بنائی ہے اگر کسی کے ذہن میں پوچھے ہے کہ یہ بجٹ کا position یہ ہے کہ بجٹ بنانے کے بعد سارے پیسے

ہمیں مرکز سے اکٹھے ملتے ہیں ایسی کوئی position بلوچستان کی نہیں ہے ہماری جو مالی position پر نہیں ہے۔ آپ پرے پاکستان میں آیا، بلوچستان میں بھی damages ہوئے اسیں کئی سڑکیں بھی گئی لوگوں کے فصل بھی گئے لوگوں کے گھر بھی گئے تباہی کا ایک منظر ہوا قیمتی جانیں بھی لگیں، اس پر سارے ساتھیوں نے ہر آپ کے اسمبلی کے سیشن میں وہ تفصیلی اپنی بات چیت کر رہے ہیں۔ کسی ساتھی نے کہا کہ جناب، DAWN میں آیا ہے اور اس کی تو کوئی copy ہمیں نہیں ملا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اسی Floor پر ہمارے agriculture department نے 43 اضلاع کی datas اکٹھا کر کے ہر district، ہر تحصیل، ہر یونین کونسل کو ہم نے اس قرارداد کا حصہ بنایا۔ اگر مرکزوں والے بہرے ہیں، گونگے ہیں، سن نہیں پاتے ہیں، ہمارے مظلومیت پر مذاق اٹھاتے ہیں وہ الگ بات ہے۔ جو لوگ مرکز میں ہیں یہ سوال وہ پوچھیں اُن سے کہ یہ کیوں ایسا کر رہے ہیں؟ دس ارب روپے کا انہوں نے اعلان کر دیا ہے یہاں۔ وہ دس ارب روپے بھی ہمیں آج تک نہیں ملے۔ وزیر اعظم کا بڑا شکریہ حال پُرسی میں ہمارے آئے دو چارڈ سٹرکٹوں میں یہ اچھی باتیں کی شعر پڑھا ماق کیا پھر واپس چلے گئے۔ کہنے کا مراد یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم نے سولہ ارب کا ایک پیکچر بلوچستان گورنمنٹ کے حوالے سے فیصلہ کیا تھا، اُس میں ٹریکٹر hours، بلڈوزر，کھاد اور نقش، یہ سارے چیزیں openly وزیر اعلیٰ نے سب کے سامنے رکھے تھے دو، تین دفعہ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے اپنی position مرکز میں تین چار دفعہ وہ گئے ہیں۔ ہماری department یہاں سے گئی ہے وہ بھی ہم نے جتنے نقصانات ہوئے ہیں ہم نے وزیر اعظم تک پہنچائے ہیں۔ ہمارے اس وقت جو محکمے کا رپورٹ ہے مجموعی طور پر جتنا سنجیدگی سے agriculture department کے team نے کام کیا، میں نہیں کہتا ہوں باقی departments، سب نے کام کیا۔ ہر یونین کونسل میں گئے ہر زمیندار کے پاس گئے سارے datas جمع کر رہے تھے اس وقت ہماری جو رپورٹ ہے 2 سو 45 ارب کا ہمیں نقصان ہوا ہے یہ DAWN سے کہاں چھپا ہے؟ یہ agriculture کی رپورٹ ہے یہ روزنامہ DAWN اپنے سے یہاں آیا نہیں، اُس کے نمائندے یہاں نہیں آئے ہیں، اُس کی کیسرہ مینوں کی team یہاں نہیں آئی ہے، یہ agriculture کا یہی رپورٹ ہے جو DAWN میں چھپ گیا ہے۔ تو ہم سمجھتے ہیں اس وقت position یہ ہے کہ ہم نے hours کا فیصلہ کر دیا ہے، ملے، نہیں ملے، ہم نے جو مینگ کی وزیر اعلیٰ صاحب! نے بلا یا چیف سیکرٹری بھی بیٹھے ہوئے تھے خزانے کا بھی سیکرٹری سب کو بلا یا۔ انہوں نے کہا جناب یہ پسی ہم اُس وقت دینگے کہ cabinet فیصلہ کرے۔ دو، تین ارب روپے کے پیسے ہیں یہاں کیسے دے سکتے ہیں cabinet فیصلہ کرے؟ کس head سے دیں گے؟ کس مد سے دیں گے؟ جناب! اس لئے آج

cabinet میں دوسرا ایجنسڈا ہمارے flood کے حوالے سے ہے۔ ہم بحثتے ہیں، ہم یہ ساختی جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ وہ وہاں سے بیٹھے ہیں، ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں صرف وزارتیں ان کے پاس نہیں ہیں، باقی گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ ہمیں پی ایس ڈی پی میں ایک ایک ارب روپے ملائے اُن ساتھیوں کو ایک ایک ارب روپے بھی ملائے ہم دوست ہیں اکٹھے بلوچستان کو چلا رہے ہیں۔ لیکن flood کے حوالے سے ہم یہ بحثتے ہیں جو زیادتیاں مرکز ہمارے ساتھ کر رہا ہے، بین الاقوامی طور پر دنیا جہاں کے پیے آگئے۔ China نے پیے دیا America نے پیے دیے لیکن وہ پیے France والوں نے پیے دیے، آپ کے جتنے بھی عرب دنیا ہیں، سب نے پیے دیے لیکن وہ پیے بلوچستان میں نہیں پہنچے، سندھ کو مل گیا، پنجاب کو بڑے پیانے پر مل گیا، ہمارے تو ویسے ساتھی کہہ رہے ہیں۔ اب بھی اگر ہم چھپتے ہیں پی ایس ڈی پی کو، تو اسیں تو سارے ساتھیوں کے جتنے بھی چھوٹے سکیم ہیں وہ تو کٹ جائیں گے۔ ساتھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے اسکیم بھی کٹ نہ جائے تو یہ پیے ہم کہاں سے دے دیں، مرکز تعاون نہیں کر رہا ہمارے ساتھ۔ یہ متفقہ طور پر ساتھیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم وزیر اعلیٰ کی قیادت میں سارے جتنے ساتھی ہیں اکٹھے جائیں گے اسلام آباد، اسیں وہ ساتھی بھی اتفاق کر رہے تھے، اُدھر ہم اپنا کیس رکھ لیں گے کہ بلوچستان کے رقبے کے لحاظ سے زمین سب سے بڑا ہے۔ اس لیے بلوچستان کو زیادہ سے زیادہ فنڈز ملنا چاہیے۔ یہاں گھرلوٹ گئے ہیں، بندات ٹوٹ گئے ہیں۔ ہمارے پچاس سال پرانے جو بندات تھے وہ بھی اس سیالاب کی زد میں آگئے ہیں۔ اگر فقصانات کے حوالے سے آپ دیکھئے جناب، پنجگور میں تو ایک ارب سے زیادہ صرف ہمارے کھجور کی فصل کو فقصان ہوا ہے۔ لیکن میں پنجگور کی بات نہیں کرتا ہوں میں پورے بلوچستان کی بات کرتا ہوں، زمیندار یہاں اس وقت کسی پرہیز کی حالت میں ہیں۔ اس پر متفقہ طور پر وہ ساتھی اکٹھے ہو جائیں میں مرکز میں جائیں وہاں سردار اختر مینگل کی قیادت میں ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کی قیادت میں ہوں واسع صاحب اُسمیں موجود ہوں، باقی BAP والے کے جتنے ممبرز سینٹر ہیں وہ سارے اکٹھے ہوں، وزیر اعظم کو کہیں کہ اگر عملی طور پر آپ دیں گے ہمیں کچھ تو وقت اور حالات یہی ہیں کہ اس ظاہم ہمیں دے دیں۔

جناب اسپیکر صاحب اگر ظاہم پر ہمیں یہیں ملے تو کچھ ہی فائدہ نہیں ہمیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو کچھ دے دیں۔ تو اس میں ہمارے پاس اس وقت پیے آج کے کیبینٹ میں فائل ہمارا فیصلہ ہو گا کہ ہم ذمہ داروں کو کیا دے سکتے ہیں کیا نہیں دے سکتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر 10000 ٹریکٹر hours، یہ دس لاکھ ہم نے فیصلہ کیا ہے ہر ایم پی اے کو دس، دس ہزار ٹریکٹر hours میں، 6,6 ہزار bulldozer hours میں۔ کھاد سبزی rate پر جس میں 70 روپے بلوچستان گورنمنٹ کرے گا، 30 روپے زمینداروں کا ہو گا۔ یہ ہماری پیچ کے اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔

وہ ساتھیوں کو ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیے مل بیٹھ کے ہم آگے بڑھیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ۔

**وزیر زراعت و کوآ پریزو:** دوسرے جناب ایک اہم پوائنٹ ہے۔ اس سے آج کے باقی ساتھیوں نے جیسے بات کی، میں چونکہ کھڑا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب کچھ ادارے فیصلے ایسے کرتے ہیں، جس سے معاشرے میں بہت نقصانات ہوتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں ہم نے ایک یونیورسٹی بنایا ”مکران یونیورسٹی“ کے نام پر بڑے کوشش کے ساتھ first اُس کا ہم نے جو بنیادی اینٹ رکھا اُس سے لے کر cabinet, assembly اسکے باقاعدہ اشتہار ہو جائیں، سارے چاہت یتھی کہ یہ جو Act ہم نے یہاں بنایا تھا اُس کی رو سے announce لوگ اس میں باقاعدہ اس میں حصہ لے لیں میں الاقوامی طور پر جو قابل شخص ہے اُسکو ۷.V.C بنایا جائے۔ پیر اشوٹ پر ایک بندہ لا یا گیا جس نے وہاں جاتے ہی، انہوں نے ایک عجیب و غریب نوکریوں کا ایک بندرا بانٹ شروع کیا۔ وہاں لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جناب اسپیکر جب ادارے فیصلے کرتے ہیں، جو لوگ بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ اس مظلوم قوم کو، یہاں کی تعلیمی نظام کو، یہاں بہتر معاشرے کی اقدار کو وہ دیکھتے ہوئے فیصلے کریں۔ ایسے فیصلے نہ کریں کہ مستقبل میں سوالات اٹھیں first۔ اور second جناب اُس روز جو یہ پولیس والوں نے یہاں خواتین کو مارا، لٹھی چارج کیا، red zone پر، یہ کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ اس گورنمنٹ کی کوئی بدنامی بھی نہ کرے۔ گورنمنٹ کی کوئی یہاں پالیسی بھی نہیں ہے۔ لیکن جس پولیس والوں نے کیا ہے، فسٹر صاحب اب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بیچارے ایک تو تعلیمی ادارے میں جا کے تعلیم پڑھتے ہیں، ہمارا وہ معاشرہ ہے جس سے ladies نکلنے نہیں ہیں، جو آج کی دنیا میں جرات کر کے بیچارہ چار جماعت پڑھتے ہیں یا تو اب جتنے بھی کالجز ہیں ان کو بند کرو جہوری طریقے سے اُنکا حق تھا یہ، انہوں نے بیچاروں نے کوئی دھنگردی نہیں کی۔ play card تھے، یہ روزگار تھے ایک ہی آواز تھا کہ ہمیں روزگار دے دو۔ اس آواز کو، اس مظلومیت کی آواز کو، اس سچائی کی آواز کو آپ نے لٹھی بر سائے لیدیز کے اوپر، خواتین کے اوپر، یہ تو ہماری روایت تو نہیں ہیں۔ جس نے بھی کیا ہے اُس کا نوٹ لیا جائے آئندہ کے لئے ایسی حرکتیں بھی نہ ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی وزیر داخلمہ صاحب۔

**وزیر زراعت و کوآ پریزو:** تیسری بات جناب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اس کے بعد وزیر داخلمہ بات کریگا۔۔۔ (مداخلت) بھائی جان شاء بلوج! میری بات سنیں آپ لوگ، میری بات تو سنیں آپ۔

**وزیر زراعت و کوآ پریزو:** میراثاً نم ہے گھڑی نوٹ کر لیں۔۔۔ (مداخلت)

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میری بات تو سن لیں شاء بلوج، اختر حسین لاگو صاحب! ایک منٹ میری بات تو سن لیں۔ دیکھیے آج پتہ نہیں آپ کا کوئی بلڈ پریشر کا مسئلہ ہے کہ کیا، ایک منٹ۔ ایک منٹ میری بات سنیں شاء بلوج! میری بات سنیں ناں آپ غلط وہ کر رہے ہیں۔ دیکھیں میری بات سنیں۔ اختر لاگو، شاء بلوج نے بات کی، ملک نصیر نے بات کی، یونس عزیز زہری صاحب نے بات کی، انہوں نے سوالات کیے ان دونوں سے متعلق۔ ایک اسد بلوج صاحب ہیں۔ یہ جو اچنڈا آپ اہوا ہے کس کا ہے؟ نہیں یا اچنڈا کس کا پڑا ہوا ہے۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ اچنڈے پر کام نہیں ہوتا ایک منٹ میری بات سن لیں۔ وزیر صحت بیٹھے ہوئے ہیں۔

**میر اختر حسین لاگو:** وہ بتیں جو ہم کرنا چاہ رہے ہیں آپ سننا نہیں چاہ رہے ہیں یا سننے کی ہمت نہیں ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوج صاحب! آپ بات کریں اُسکے بعد میرضیاء بات کریں گے۔

**وزیر راعت کوآ پریزو:** جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوج صاحب آپ بات کریں آپ کاریکارڈ میں آ رہا ہے۔

**وزیر راعت کوآ پریزو:** جناب اسپیکر صاحب ہم نے تو ساتھیوں کو سنا۔

**قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوج صاحب آپ بات کریں۔

**وزیر راعت کوآ پریزو:** میں بول رہا ہوں۔ ہم نے ساتھیوں کو بڑے خوش اسلوبی کے ساتھ سنا۔ وہ ہمارے ساتھی ہیں ہم ان کو سنتے رہتے ہیں۔ جو آواز ہے اُن کی جو تقریبیں ہیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ تو اپوزیشن کے ساتھی جو بھی بات کرتے ہیں ہم کوئی ضد نہیں پکڑتے ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ بول رہے ہیں۔ ہم یہاں سے اُٹھیں کہ ہم اُن کو بات کرنے نہیں دیتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کا حق ہے کہ وہ بولیں، کمزوریوں کی نشاندہی کریں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پھر، جو اس منٹری میں ہم رہتے ہیں، جتنے بھی ساتھ یہاں treasury میں ہیں ہم خوش اسلوبی کے ساتھ اُن کا جواب دے دیں ہم ایک ہیں ہم دوست ہیں۔ یونس عزیز میرا۔۔۔ (مداخلت) آپ بیٹھیں۔ آپ بیٹھیں۔ انہوں نے سوال کیا ابھی تک کچھ نہیں ملا، ظاہر ہے جواب تو مجھے دینا ہوگا، position کو clear کرنا ہوگا۔ اس پر میں یونس عزیز زہری صاحب سے ابھی کہوں کہ کیوں آپ نے سوال کیا۔ تو وہ کس لیے آیا ہے؟ وہ تو ممبر ہے اُس کا فرض بتتا ہے، اُس کے ڈسٹرکٹ کے لوگ اُس کو پکڑتے ہیں۔ زیرے صاحب جو سوال کرتا ہے ہمارا فرض ہے کہ اُس کا ہم جواب دے دیں۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کی ہے کہ شاء نے ایک گھنٹے بات کی۔ کبھی ریکوڈ ک پر آ گیا۔ کبھی وہاں کمیٹی کے چیئرمین پر گیا۔ کبھی DAWN دکھایا کہی یہ۔ ہم نے ساری چیزیں سنیں، برداشت کی، میں نے کہا ٹھیک ہے اُس کا حق بتتا ہے دو تین session پر لیٹ تھا، اب تک کریں ہمارا ساتھی ہے۔ لیکن ہم جب بات کرتے ہیں، کہتا ہے نہیں ہم

walk out کرتے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسد بلوج صاحب آپ اپنی بات پوری کر لیں۔

**وزیر راست و کوآپریٹوں:** جناب اسپیکر صاحب! اس سلسلے میں ایک بات یہ بہت اہم ہے۔ بلوچستان میں اگر کسی بندے نے کوئی بھی جرم کی ہے، قانون کے کٹھرے میں لا کے، عدالت کے ذریعے اُس کو سزا دی جائے، یہ آئینی اور قانونی تقاضا ہے۔ اگر کسی کے کوئی FIR ہے، عدالتیں ہیں۔ اس ملک کی سپریم کورٹ ہے ہائی کورٹ ہے اس ملک کی تحقیقاتی تفییضی ادارے ہیں۔ اگر ان کو درست سب کو انہوں نے باہی پاس کر کے ایک ایسا عمل کیا جائے جس سے غلط Message پاس ہو۔ CTD بہت سے علاقوں میں آپ کو بتاؤں، میرے علاقے میں صرف آٹھویں جماعت کے دو بندے پکڑے گئے۔ بازار میں، شہر کے اندر، پھر دو میئنے وہ غائب رہے۔ ہم نے بڑی جہد و جہد کی جناب اسپیکر صاحب! اس کو فوٹ کریں سارے ساتھی بیٹھے ہوئے بڑے جُہد و جہد کے بعد پھر اس میں یہ کہاں نے کہ کوئی میں یہ بندوں کے پاس بارود ہے۔ پورے پنجوکار کے بازار سے اُن کو اٹھائے گیا تھا۔ ایسا عمل نہیں ہونا چاہئے۔ ایسا بھی جو کل یہ جوتا بش کی بات کر رہے ہیں، کہ جہاں سے وہ کہتے ہیں کہ مقابلے میں ما را گیا یہ تو 2021ء میں اس کے تبا قاعدہ طور پر لوگوں نے FIR درج کی ہے۔ وہ اپنی جگہ موجود ہے۔ آپ اس کو مار کے کیا Message دینا چاہتے ہیں؟ اس طریقے سے اس ملک کے خیرخواہ تو آپ لوگ نہیں ہیں اس کو مار کے کیا Message دینا چاہتے ہیں۔ اس کے مارنے کے بعد اس کے 10 رشتہ دار اور نکلیں گے۔ وہ تو پھر نفرت کرنا شروع کریں گے۔ بلوچستان کے عوام کو محبت چاہیئے۔ بلوچستان کے عوام کو آئینی اور قانونی حقوق چاہئے۔ بلوچستان کے عوام اگر کوئی شاعری کریں، اُس پر پابندی ہے۔ کوئی نعرہ لگائیں اُس پر پابندی ہے۔ کوئی تقریر کریں اُس پر پابندی ہے جناب اسپیکر صاحب! اریائیں مضمبوط ہوتی ہیں۔ اپنی صحیح پالیسی کے تحت مضمبوط ہوتے ہیں۔ جو غلط پالیسیاں ہوتی ہیں۔ وہ پالیسیوں کا مستقبل نہیں ہوتی ہیں۔ اگر صرف مارنا پھیلنے کی بات تو افغانستان میں تو چالیس سال لڑے تو آخر میں کیوں یہ سُپر طاقت امریکہ میٹھ کہ مسئللوں کو حل کیا۔ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی ہے۔ تو سیاسی نقطہ نظر سے اُسے حل کیا جائے۔ یہی بہتر ہوگا۔ نہیں تو تاریخ سے سبق لیا جائے۔ ابھی سوات میں جو بڑے لوگ نکلے لاکھوں کی تعداد میں نکلے ہیں کیوں نکلے ہیں؟ یہ ستائے ہوئے لوگ تھے۔ جر کی نشانی تھی۔ ان کے ساتھنا انصافی تھی۔ اس میں اسی سال کے بوڑھے نکلے، وہ سال کے چھوٹے لڑکے نکلے، غریب، مسکین، لاچار سارے امیر ایک page پر ہو کے لاکھوں لوگ سوات کی گلیوں میں گوئختے رہے انکی آواز، ظلم کے خلاف، جر کے خلاف نا انصافی کے خلاف اس لئے CTD force ہے۔ ٹھیک ہے فورس اور بڑھائیں ان کو اور طاقتور بنائیں لیکن انصاف کے تقاضے کو وہ بھی پورا کریں اس کے ساتھ ہی۔ انصاف کے تقاضے اگر پورے نہیں ہونے گے، صرف like اور dislike

ہے، پسند اور ناپسند تھے۔ اس طریقے سے سپخی پوری کرنی ہے۔ صرف نمبر نگ پورے کرنے ہیں۔ اس طریقے سے بلوچستان میں کبھی امن نہیں آئے گا۔ اور امن کے موقع رکھنے والے جدول اپنے رکھتے ہیں انکو پہلے اپنے ہاتھ اور اپنے سر اور دل پر رکھ کے یہ قسم اور عہد کریں کہ اس آئینے سے ہم تھوڑا ایک انج آگے نہیں جائیں گے۔ آئینے کے دائرے میں تابش آتا ہے، کوئی بھی نوجوان آتا ہے، اُس پر کیس کریں، اُس کو چنانی اگر حقدار ہے چنانی کا تو اسے چنانی دے دیں۔ اگر ان پر کوئی کیس نہیں ہے جرم اگر عیسیٰ نے کیا موسیٰ کو چنانی نہیں دینی ہے۔ بلوچستان کے ہر انسان، بلوچستان ہر عوام دہشتگرد نہیں ہیں۔ یہاں شریف لوگ رہتے ہیں۔ ایماندار لوگ رہتے ہیں۔ بلوچ قبائلی روایات یہاں ہیں۔ یہاں ان سب کو آپ اکھٹے ایک ہی جال میں، ایک ہی سیشن میں، ایک ہی ڈبے میں بند کر کے treat کرتے ہیں کہ اس کا بیٹا بھی دہشتگرد، اس کا والد بھی دہشتگرد، سب کو مارنا ہی چاہئے تو بلوچستان کی سرزی میں مارنے سے اور 70ء سے لے کر 48ء سے لے کر آج تک تو یہ پانچ دفعہ تو سلسہ چل تھا رہا۔ ہر مارش لاء میں یہاں لوگوں کو مارتے رہے۔ اُس کی رزلٹ کیا نکلا؟ اس لئے اسلام آباد اور لاہور کے حکمرانوں کو سجدید گی سے، بلوچستان کے لوگ بھی اس ملک سے محبت کرتے ہیں اس ملک کے شہری ہیں۔ ان کو کم از کم اس طریقے سے treat کرنے کا آنے والے کل میں بلوچستان کے ہر صحراء اور ہر پہاڑ اور ہر گلی سے لوگ نکلیں، وہ بہت تاریک اور المناک دن ہو گا۔ اس لئے ابھی بھی وقت ہے کم از کم سجدید گی سے، کہیں خواتین کو مار رہے ہیں۔ کہیں ایک بیگناہ کو مار رہے ہیں اس طریقے سے ہم خاموش نہیں رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ٹریزیری treasury میں یہاں بیٹھ کے اپنی ضمیر کی سودا کریں گے۔ نہیں ہے۔ سچائی کے حوالے سے ہم بولتے رہیں گے۔ حق کی بات ہم کرتے رہیں گے۔ کسی کو پسند ہونہ ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ ملک ہمارا بھی ہے۔ کسی کو ہم یہ اجازت نہیں دیں گے کہ یہ انداز سے وہ treat کریں، یہیں۔ Thank you! جناب اسپیکر صاحب!

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکر یہ اسد بلوچ صاحب۔ جی میرضیاء لاغو صاحب۔

میر اختر حسین لاغو:

جناب اسپیکر!

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی اختر حسین لاغو صاحب۔

**میر اختر حسین لاغو:** جناب اسپیکر! پہلے تو گلہ شروع کرتا ہوں، آپ کے گلہ سے، کہ دفعہ میں اٹھا ہوں جناب اسپیکر! اُس بندوں کو آپ نے موقع دیا جو ہے موقع نہیں دیا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ابھی مل گیا ہے، اسے گلے شکوئے ختم ہیں۔ ابھی بات کرو۔ بلوچستان کی مفادات کی بات کرو۔

**جناب اختر حسین لاغو:** دوسرا جناب اسپیکر! میرے بات کرنے سے آپ نے کہا کہ اسمبلی کی کارروائی disturb ہوتی ہے۔ یہاں پر دو گھنٹے سے لوگ تقاریر کر رہے ہیں اسمبلی کی کارروائی disturb نہیں ہو رہی ایک چھلے

میرا ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر! میں آگے جاتا ہوں ٹھیک ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** لانگو صاحب! صرف اس کام میں بتا دوں میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی بات کرنے سے، میں نے کہا اگر مزید ہم بتاؤں میں آئینے ایجنسڈ اسوالات بھی اپوزیشن کی طرف سے آئے ہوئے ہیں۔

**جناب اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! اس کے بعد بھی آپ کی اس بات کے بعد بھی آدھا گھنٹہ تقریر ہوتی رہی ہیں۔ جناب اسپیکر! ہم ایک اہم issue کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہے تھے۔ باقی agriculture کے معاملات میں اسد بلوج صاحب نے ثناء صاحب ملک نصیر صاحب بھی اپنی بات کریں گے۔ باقی چیزیں ہیں۔ دوسرے معاملات پر بھی کریں گے ایک اہم issue جو اس وقت بلوچستان کو درپیش ہے وہ امن و امان کے حوالے سے دن بدن چیزیں بگرتی جا رہی ہیں میں اس پر بات کر چاہ رہا تھا۔ جناب والا! بلوچستان کے ایک انہائی فیضی شخصیت کی ٹارکٹ کلنگ بھی کچھ دنوں پہلے ہوئی ہے جو بلوچستان کے چیف جسٹس رہے ہیں، جن کی بلوچستان کی حوالے سے خدمات ہیں۔ اب یہ law and order کے حوالے سے جو چیزیں ہیں اور جس طریقے سے ضمایع صاحب بیٹھے ہوئے ہے جو law enforcement ادارے ہیں یا جس طریقے سے اُن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے میرے خیال سے کل یا آنے والے دنوں میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے بھی کافی لوگ اس کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن رزلٹ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ تو جناب والا! میری دو تین چیزوں پر سوالات ہیں۔ جناب والا! بھی جو خاران والا واقعہ پیش ہوا، پیش آیا ہے۔ اس میں جن لوگوں کو سی ٹی ڈی نے کہا ہے کہ اُن کو مار دیا گیا ہے، دہشتگرد ہیں۔ ان میں سے جناب والا! نسیم تابش جو ایک شاعر تھا۔ خضدار کا اُس کا قصور یہ تھا کہ اُس نے کچھ اشعار لکھے تھے۔ اور ریڈزون میں جودھڑنا دیا گیا تھا اُس میں جو وفاق کی طرف سے جو ایک کمیٹی آئی تھی۔ اس کے لواحقین بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اُس دھرنے میں۔ اور اُس دھرنے میں جو اُس وفاقی کمیٹی کو دی گئی اُس میں بھی اس بندے کا نسیم تابش کا نام بھی ہے کوئی پچیسویں یا انٹیسویں نمبر پر اُس کا نام بھی موجود ہے۔ جناب والا! اُس کو بھی خاران سے ٹارکٹ کیا گیا تھا۔ اور اس دھرنے والوں کا بھی مطالبہ یہی تھا۔ اُن کے خدشات بھی یہیں تھے۔ اُن کے تحفظات بھی یہی تھے کہ اُن کے جو عزیز واقر بap missing ہے اُن کو اس طرح کی کارروائیوں میں جو ہے وہ شہد کیا جائیگا۔

**لانگو صاحب list کس چیز کا ہے۔ انٹیسویں نمبر پر۔**

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب والا! اسکے علاوہ جوزیارت والا واقعہ پیش آیا Missing Persons کا۔ تو جناب والا! اس میں بھی جو 9 بندے مارے گئے۔ یہ 9 بندے بھی اُس Missing Person کی list جو بلوچستان نیشنل پارٹی نے یہی آئی کی حکومت میں نیشنل اسمبلی میں دیا تھا۔ اُس میں اُن کے نام بھی موجود ہیں۔ جناب والا! 19 جون 2020ء

کو جو list ادیا گیا تھا۔ سوری 2019ء میں جو پیٹی آئی کو list ادیا گیا تھا وہ زیارت والے واقعے کی بھی ان میں ان کے نام ہیں۔ باقی عبد اللہ ولد سلطان محمد جو 29 ستمبر 2019ء کو مجھ سے لاپتہ کیا گیا تھا۔ جناب والا! جو ”کابو“ والا آپریشن ہوا اس میں اس کو بھی عبد اللہ کو بھی شہید کیا گیا۔ اور تاثر یہ دیا گیا ”کہ جی دشمنگرد تھے، مقابلے میں مارا گیا۔“ جو جناب والا! اس طریقے سے اسد بلوچ بجا فرم رہے تھے کہ دشمنگردی، بد امنی اسکو اس طریقے سے بالکل بھی کنٹول نہیں کیا جاسکتا کہ آپ score پورا کرنے کے لئے جو آپ کے پاس Missing Person ہیں آپ اس طرح کی کارروائیوں میں ان کو لا کے ان کو شہید کریں۔ اور جناب والا! بلوچستان کے پہاڑوں سے بلوچستان کی سر زمین سے بلوچستان کی موسموں سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ واقف ہیں۔ جو لوگ جناب والا! پہاڑوں پر ہوتے ہیں یا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دشمنگرد ہیں، پہاڑوں پر لڑ رہے ہیں۔ تو جناب والا! پہاڑوں رہنے والے یا پہاڑوں پر لڑنے والے لوگوں کی رنگت اس طرح سفید اور سُرخ نہیں ہوا کرتی، یہ زیر خانوں سے نکلنے والے لوگوں کی رنگت ہیں۔ تو جناب والا! پہاڑوں پر جو لوگ رہتے ہیں بلوچستان کی سخت موسم، سردی اور گرمی کے موسم، پہاڑوں کے گرد آ لوہ ہوا میں ان کی رنگ کو اتنا صاف و شفاف رکھتی۔ جناب والا ان کے بال، ان کی داڑھیاں اس طرح جو ہے وہ پوپنیل کے نائیوں کے ہاتھ، ایک جیسی ان کی جاماتیں نہیں نہیں۔ پہاڑوں پر رہنے والے لوگوں کی یا پہاڑوں پر لڑنے والے لوگوں کے بال بھی بڑے ہوتے ہیں ان کی داڑھیاں بھی بے ننگم ہوتی ہیں ان کی رنگ بھی کالاسیاہ ہو جاتا ہے۔

جناب والا! اس طرح سفید اور سُرخ لاشیں یا پہاڑوں والوں کی نہیں ہیں یہ زیر خانوں سے نکلنے والی لاشوں کی نشانیاں ہیں۔ تو جناب والا! ضیاء صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام کارروائیوں میں یا تو سیٹی ڈی یہ قبول کر لیں اس کی ذمہ داری سیٹی ڈی قبول کر لیں یا اگر یہ کوئی اور کر رہا ہے تو ضیاء صاحب مہربانی کر لیں اسکا جواب دیدیں، کیونکہ ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ بلوچستان کے لوگوں پر بلوچستان کی ماوں کو بلوچستان کی بہنوں کو بلوچستان کے بھائیوں کو اور بلوچستان کے بزرگوں کو ہم جواب دینے کے پابند ہیں۔ لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں، missing persons کے لواحقین پر لیں کلب کے سامنے، ریڈزون میں وہ آ کے بار بار یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ان کے لوگ مارے جائیں گے۔ ان کے خدشات جناب والا بالکل درست ہیں۔ اور جس وقت ہم مذاکرات کیلئے missing persons کے لواحقین کے ساتھ ریڈزون میں گئے تھے، اس وقت بھی انکے تحفظات بھی تھے اور آج ان میں سے جو لاشیں گری ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے تحفظات بالکل درست ہیں۔ اور جناب والا! ریاست کا یہ رویہ خصوصاً بلوچ قوم کیسا تھا یا بلوچستان کے عوام کیسا تھا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ریاست نے بلوچستان کو اپنا کالونی سمجھا ہوا ہے۔ اور بلوچستان کے لوگوں کو جو ہے وہ آج بھی ایک غلام سے زیادہ کا درجہ باحیثیت نہیں دیا گیا ہے۔ تو جناب والا۔۔۔۔۔۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** لانگو صاحب! وہ جارہے ہیں۔ وہ جواب دیکر میں بولتا ہوں کہ۔۔۔

**میرا ختر حسین لانگو:** تو جناب والا! میں اپنی بات پورا کروں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی۔

**میرا ختر حسین لانگو:** تو جناب والا! اس میں ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس پر سپریم کورٹ کی sitting judges سے ایک جوڈیشل کمیشن بنائی جائے۔ اور ریاست اپنا موقف واضح کر لیں کہ بلوچستان ایک کالونی ہے یا بلوچستان اس ملک کا حصہ ہے۔ بلوچستان کے عوام غلام ہیں یا اس ملک کے شہری ہیں۔ یہ justification اور یہ گارنٹی ابھی بلوچستان کے لوگوں کو دو رکار ہیں اور بلوچستان کے لوگ ابھی یہ پوچھ رہے ہیں کہ اگر وہ غلام ہیں تو پھر وہ اس تمام تر جو ہے اس روئے کو بحیثیت ایک غلام برداشت کریں گے۔ اور اگر نہیں ہیں، وہ اس ملک کے شہری ہیں تو پھر بلوچستان کے لوگوں کیسا تھا بھی اس ملک کے آئین، اس ملک کے قانون، اور اس ملک کی عدالتوں کے۔۔۔ (مداخلت) سردار صاحب میں پہلے اس کو complete کروں۔ اس ملک کے آئین اور قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔ اور اس کیلئے جو ہے ایک جوڈیشل کمیشن بنائی جائے۔ اور سپریم کورٹ کے sitting judge سے جو ہے اس کی انکوارری کی جائے۔۔۔ (مداخلت) کورم ختم، آپ نشاندہی کر رہے ہیں۔ تو جناب والا۔۔۔ (مداخلت)

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** کورم کی میں نے نشاندہی کر دی۔

(اس مرحلہ میں سردار عبدالرحمن کھیڑان نے کورم کی نشاندہی کی)۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** پانچ منٹ کیلئے کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ملک صاحب! availability چیک کر کے بتاتے ہیں آپ کو کہ پروگرام کب ہے، سارے آفیسرز کو ناس date آپ کہتے ہیں؟ ہفتے والے دن بلا لیتے ہیں ملک صاحب۔ اجلاس سے پہلے بلا لیتے ہیں، ہفتے والے دن 00:00 بجے بلا لیتے ہیں۔ کل جمع ہے ان کو نوش دینا ہوگا۔ کل 00:2:00 بجے جمع کے نماز کے بعد لکھ لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے کل 00:2:00 بجی نماز کے بعد۔ بالکل صحیح ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 22 اکتوبر 2022ء بوقت 04:00 بجے سہ پہر تک کیلئے موقوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 بجکدر 45 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)